



# MUJALLAH 27 TALIBAN

ZIL QAADA 1445  
JUNE 2024

   @umarmedia

معرکہ سمبازہ اور نصرت الہی  
قربانی کے احکام و مسائل  
آہ! مفتی نظام الدین شامزئی شہید



 <https://umnews.net>



# فہرست مضامین

1

اداریہ  
جنگ کی لہر، بہتری کس میں ہے؟

2

مفصل تذکرہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ  
رضی اللہ عنہ  
کاوش: آصف رضا  
قسط دوم

3

سلسلہ جنگی واقعات  
معرکہ سمبازہ اور نصرت الہی  
ملا فقیر سیف اللہ

6

سلام ہو مجاہدین پاکستان پر  
عادل احمد کشمیری

4

قربانی کے احکام و مسائل  
از مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ

7

آئین پاکستان، اسلامی یا غیر اسلامی؟  
قسط (12)  
شیخ عبدالرحمن حماد

5

سلسلہ یادِ شہداء  
آہ! مفتی نظام الدین شامزئی شہید  
تحریر: مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ

8

”رہنمائے قافلہ حق“  
امارت اسلامیہ افغانستان کے سرکردہ رہنماؤں کی سوانح حیات پر لکھی گئی پشتو کتاب  
د سپین کاروان سولاري کا اردو ترجمہ قسط (۱۲)  
مترجم: ابو محمد حماد

9

یہود کی ساڑھے تین ہزار سالہ مختصر تاریخ  
قسط (۶)  
مفتی غفران صاحب

10

کارروائیوں کی ماہانہ رپورٹ

# اداریہ

## جنگہ کسے لہیں بہتری کسے میں ہے؟

گزشتہ کچھ دنوں سے ملک بھر میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کی جانب سے ملک کے مختلف علاقوں میں حملوں میں اضافہ دیکھنے کو ملا ہے اسی طرح دیگر جماعتوں کے مجاہدین بھی تحریک طالبان پاکستان کے ساتھ ملکر کارروائیاں کر رہے ہیں جو کہ خوش آئند بات ہے ساتھ ہی مجاہدین پر چھاپوں، ڈرون حملوں اور دہشت گردوں کے واقعات آئے روز کی خبروں کا حصہ بن چکے ہیں ماضی کے مقابلے میں اس صورتحال کا جائزہ لیا جائے تو اس میں یہ تبدیلی دیکھنے کو ملتی ہے کہ اب کی مجاہدین ایک علاقے پر تقریباً حاکم نظر آتے ہیں، سالوں سے محکم مجاہدین کے مورچے اور کئی سالوں قبل کے ٹھکانے آباد ہوئے ہیں اور فوج کو ہر چھاپے میں مار پڑتی ہے، دس میں سے نو چھاپے ناکام لوٹتے ہیں، مانسزاور سناسپرز کے خوف نے ان کا چلنا پھرنا کم اور مراکز میں ہی رہنے کو ترجیح دینے پر مجبور کر دیا ہے ان حالات کا بخوبی جائزہ لیا جائے تو یہ اس صورتحال کی تصویر کشی کرتی ہے

جہاں امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین ابتدائی طور پر دور دراز کے علاقوں پر حاکم بننے کے قریب تھے ریاست پاکستان جہاں ایک طرف چینی باشندوں پر حملے کر کے چین کی اور تحریک طالبان پاکستان کو عالمی ممالک کیلئے خطرے کے طور پر پیش کر کے امریکہ کی ہمدردیاں اور امداد سمیٹنے کی کوشش کر رہی ہے، تو دوسری طرف عوام کی آنکھوں میں طرح طرح کے دھول جھونکنے کی کوشش میں مصروف ہے جھوٹ اور فریب کی یہ سیاست اور کیپٹانانی اب تقریباً ختم ہونے کے قریب ہے اور بھلائی اسی میں ہے کہ جہاں تک آپ کی بصیرت کام کرتی ہے وہاں تک آپ مجاہدین کے آگے سر خم ہو جائیں ورنہ مجاہدین کی حالت کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا بجا ہوگا کہ مستقبل قریب میں پاکستانی عوام آپ کو علاقے سے نکالنے کیلئے احتجاج کریں گے اور وہ چاہیں گے کہ یہاں مجاہدین آباد ہوں کیونکہ انہیں امن چاہیے ہوگا واذالک علی اللہ بعزیز



## مفصل تذکرہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

قسط دوم

کاوش آصف رضا

کہ تم جہاد کے ثواب سے بھی محروم  
نہیں رہو گے۔

### ہجرت:

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے مکہ میں نہایت خاموش زندگی بسر کی اور اپنے تجارتی مشاغل میں مصروف رہے، چنانچہ جس وق رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ تشریف لے جا رہے تھے، اس وقت وہ اپنے تجارتی قافلے کے ساتھ شام سے واپس آرہے تھے، راستے میں ملاقات ہوئی، انہوں نے ان دونوں کی خدمت میں کچھ شامی کپڑے پیش کیے اور عرض کی کہ اہل مدینہ نہایت بے چینی اور اضطراب کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں، غرض کہ آنحضرت ﷺ نہایت عجلت کے ساتھ مدینہ کی طرف بڑھے اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے مکہ پہنچ کر اپنے تجارتی کاروبار سے فراغت حاصل کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اہل و عیال کو لیکر مدینہ پہنچے۔ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنا مہمان بنایا اور آنحضرت ﷺ نے حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ سے ان کا بھائی چارہ کرا دیا۔

### غزوات اور دیگر حالات:

ہجرت مدینہ کے دوسرے سال سے غزوات کا سلسلہ شروع ہوا، اور کفر و اسلام کی پہلی آویزش جنگ بدر کی صورت میں ظاہر ہوئی، لیکن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کسی خاص مہم پر مامور ہو کر ملک شام تشریف لے گئے تھے، اس لئے اس میں شریک نہ ہو سکے، وہاں سے واپس آئے تو دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر غزوہ بدر کے مال غنیمت میں سے اپنے حصے کی درخواست کی، سرور کائنات ﷺ نے مال غنیمت میں حصہ دیا اور فرمایا

بعض اہل سیر کا بیان ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے تجارتی اغراض سے شام گئے تھے، لیکن یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس صورت میں مال غنیمت میں حصہ طلب کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی، نیز ایک دوسری روایت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو شام کی طرف قریش کے قافلے کی تحقیق حال کی خدمت پر مامور کر کے بھیجا تھا، اس روایت سے بھی ہمارے خیال کی تائید ہوتی ہے، بہر حال اگرچہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک نہ تھے تاہم وہ اپنی اہم کارگزاریوں کے باعث اس کے اجر و ثواب سے بھی محروم نہیں رہے۔

### غزوہ احد:

۳ ہجری میں غزوہ احد پیش آیا، اس جنگ میں پہلے مسلمانوں کی فتح ہوئی اور کفار بھاگ کھڑے ہوئے، لیکن مسلمان جیسے ہی اپنی اپنی جگہ سے ہٹ کر مال غنیمت اکٹھی کرنے میں مصروف ہوئے، کفار نے پلٹ کر حملہ کر دیا، اس ناگہانی حملے نے مسلمانوں کو ایسا بھکیر دیا کہ کسی کو سرور کائنات ﷺ کی حفاظت کا بھی خیال نہ رہا اور جو بھی جس طرف تھا اسی طرف نکل گیا۔ میدان جنگ میں صرف دس بارہ آدمی ثابت قدم رہ گئے تھے، لیکن وہ سب بھی شمع ہدایت سے دور تھے اور اس وقت صرف حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پروانہ وار فدویت و جان نثاری کے حیرت انگیز مناظر

دکھا رہے تھے، کفار کا ہر طرف سے نرغہ تھا، تیروں کی بارش ہو رہی تھی، خون آشام تلواریں چمک چمک کر آنکھوں کو خیرہ کر رہیں تھیں اور صدہا کفار صرف ایک مقدس ہستی کو فنا کر دینے کیلئے ہر طرف سے یورش کر رہے تھے، اس نازک وقت میں جمال نبوت کا شیدائی ہالہ بن کر خورشید نبوت کو آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف سے بچا رہا تھا، تیروں کی بوچھاڑ کو ہتھیلی پر روکتا، تلوار اور نیزہ کے سامنے اپنے سینے کو سپر بناتا، پھر اسی حال میں کفر کا نرغہ زیادہ ہو جاتا تو شیر کی طرح تڑپ کر حملہ کرتا اور دشمن کو پیچھے ہٹا دیتا۔ ایک دفع کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار کا وار کیا، خادم جاں نثار یعنی طلحہ جانباز نے اپنے ہاتھ پر روک لیا اور انگلیاں شہید ہوئیں تو آہ کے بجائے زبان سے نکلا ”حسن“ یعنی خوب یہو، سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اس لفظ کی بجائے بسم اللہ کہتے تو ملائکہ آسمانی تمہیں ابھی اٹھا لے جاتے، یہاں تک کے دوسرے صحابہ بھی مدد کے لئے آ پہنچے، مشرکین کا ہلہ کسی قدر کم ہوا تو سرور کائنات ﷺ کو اپنی پشت پر سوار کر کے پہاڑی پر لے آئے اور مزید حملوں سے محفوظ کر دیا۔

حضرت طلحہ نے غزوہ احد میں فدویت، جان نثاری اور شجاعت کے جو بے مثل جوہر دکھائے یقیناً تمام اقوام علم کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے، تمام بدن زخموں سے چھلتی ہو گیا تھا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے جسم پر ستر سے زیادہ زخم شمار کیے تھے۔ دربار رسالت ﷺ سے اسی جانبازی کے صلے میں ”خیر“ کا لقب مرحمت ہوا، صحابہ کو انکی اس غیر معمولی شجاعت اور جانبازی کا دل سے اعتراف تھا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ غزوہ احد کا تذکرہ کرتے تو فرماتے کہ یہ طلحہ کا دن تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو صاحب احد فرمایا کرتے تھے، خود حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بھی اس پرافتخار کارنامہ پر بڑا ناز تھا اور ہمیشہ لطف و انبساط کے ساتھ اس کی داستان سنایا کرتے تھے۔

#### متفرق غزوات:

غزوہ احد کے بعد فتح مکہ تک جس قدر غزوات ہوئے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سب میں نمایاں طور پر شریک رہے، بیعت رضوان کے وقت بھی موجود تھے اور شرف بیعت سے مشرف ہوئے، فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین پیش آیا، اس معرکہ میں بھی غزوہ احد کی طرح پہلے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے، لیکن چند بہادر اور ثابت قدم مجاہدین کے استقلال و ثبات نے پھر اس کو سنبھال لیا اور اس طرح جم کر لڑے کہ غنیم کی فتح شکست سے بدل گئی اور بیشمار سامان اور مال غنیمت چھوڑ کر بھگ کھڑا ہوا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس جنگ میں بھی ثابت قدم اصحاب کی صف میں تھے۔

## معمر کے سمبازہ اور نصرت الہی

ملا فقیر سیف اللہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ (ترجمہ) ”ایمان والوں کی مدد و نصرت کرنا ہماری ذمہ داری ہے“ چنانچہ آسمان و زمین گواہ ہیں کہ جب ایمان والے اپنے رب پر یقین رکھتے ہوئے آگے بڑھتے اور دشمنانِ اسلام سے ٹکراتے ہیں تو رب تعالیٰ ان کی نصرت ضرور فرماتے ہیں۔ جہادِ پاکستان کی راہوں میں نصرت الہی کے بے شمار حیرت انگیز واقعات بکھرے پڑے ہیں۔ ہم ایک واقعہ جو کہ چند روز قبل پیش آیا، ذکر کیے دیتے ہیں اور اگر اللہ جل شانہ نے ہمت و توفیق و فرصت عطا فرمائی تو اس کے بعض پہلوؤں پر سیر حاصل بحث بھی کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

۱۴ مئی ۲۰۲۲ بروز منگل، رات کے آخری پہر تحریک طالبان کے جانبازوں کا ایک قافلہ ثوب کے علاقے میں سات روز سے محو سفر تھا۔ چالیس کے قریب یہ جانباز تھکاؤ کا آخری حد محسوس کر رہے تھے۔ دشمن شاید اس قافلہ کے بارے میں جان چکا تھا۔ مجاہدین نے ثوب کا روڈ کراس کرنا تھا، جس کی ایک طرف ذرا فاصلے پر فوج کی چوکیاں اور چیک پوسٹ بھی ہے، یہیں پر فوج نے گھات لگائے بیٹھی تھی، اب مجاہدین نے کمین و کمپ کے درمیان سے گزرنا تھا، بعض مجاہدین کو اندازہ تھا کہ شاید دشمن تاک میں بیٹھا ہو، اس لیے تھرمل (نائٹ ویژن) والے ساتھی آگے بھیج دیے گئے۔ وہ روڈ پر چاروں طرف نظر رکھے ہوئے تھے۔ باقی ساتھی پیچھے ایک قطار میں چل رہے تھے، چونکہ

مکمل خاموشی چھا گئی۔ اس خاموشی چھانے کی وجہ بعد میں معلوم ہوگی۔

حملے کے بعد تمام ساتھی منتشر ہو گئے تھے مگر خیریت سے اپنی اگلی منزل تک پہنچ گئے، یہاں پہنچنے والے ساتھیوں میں آخری بندہ احقر اور ساتھ میں ایک اور ساتھی تھا، ہم پہنچے تو یہ سن کر شدید حیرانی ہوئی کک وہاں موجود ساتھیوں میں صرف ایک ساتھی کے پیروں پر اور دو ساتھیوں کے ہاتھوں اور سر پر نہایت معمولی زخم لگے تھے، اس کے علاوہ کسی ایک ساتھی کو آنچ بھی نہیں آئی تھی لیکن تمام ساتھیوں کو ایک بات کھائے جا رہی تھی کہ اب تک چھ ساتھی غائب تھے، ان کے بارے میں ہم سے آگے موجود ساتھیوں کو علم نہیں تھا، مگر بعد میں دھیرے دھیرت بات سمجھ آنے لگی۔

ہوایوں تھا کہ احقر اور اس کے ساتھ ایک اور ساتھی کاروائی کی جگہ سے چونکہ سب سے آخر میں نکلے تھے، وہاں پر ہم نے دو طرفہ فائرنگ کی آوازیں بھی سنیں، فائرنگ کی یہ آوازیں کافی شدید تھیں، صبح روشن پر ہونے پر فوج کی گاڑیاں بھی آگئی تھیں اور ہیلی کاپٹر بھی گھوم رہے تھے مگر یہ کاروائی خود فوج کا بے حد نقصان کر چکی تھی کیونکہ وہ ساتھی جو غائب تھے وہ باہر آنے والے اہلکاروں کا خوب استقبال کر رہے تھے۔ جو فوجی بھی نظر آجا ان کو خوب سبق سکھایا، اس میں کیپٹن و میجر تک بھی موجود تھے، چنانچہ بیس فوجیوں بشمول کیپٹن و میجر کو ہمارے انہی پانچ جانبازوں نے انجام بد تک پہنچادیا تھا اور خود بھی شہادت کو گلے لگایا۔ یوں یہ جنگ اختتام پزیر ہوئی، بلکہ فوج میدان چھوڑ کر کیمپ اور چوکیوں میں کھس گئی کہ مزید فوجی ہلاک نہ ہوں۔

فوج اصل میں صبح کی روشنی میں اس لیے باہر آئی کہ

تو ضرور تھے مگر مسلسل سفر کی وجہ سے تھکن بھی غالب تھی، چنانچہ جیسے ہی یہ قافلہ سڑک پار کرنے لگا تو دشمن نے قافلہ کے آخری حصہ پر فائرنگ کر دی۔ لیکن شاید یہ شک میں کی جانے والی ہوائی فائرنگ تھی۔ چنانچہ پیچھے والے ساتھی آگے کی طرف بڑھے اور روڈ کراس کر لیا۔ رات دو بج چکے تھے اور تقریباً تمام ساتھی روڈ کراس کر کے آگے میدان میں پہنچ چکے تھے۔

دشمن دوسری طرف سے بالکل سامنے مکمل تیاری کے ساتھ بیٹھا تھا، اور ہر قسم کی لائٹس وغیرہ اس نے بجھائی ہوئیں تھیں۔ پہاڑ اور درخت وغیرہ یہاں سگ کافی فاصلے پر تھے۔ ظاہری طور پر مجاہدین فوج کے سامنے بالکل ترنوالہ تھے۔ اب فوج نے فائرنگ شروع کی اور سنگل فائر کی بجائے برسٹ شروع کیے اور صرف یہی نہیں بلکہ ساتھ میں مارٹر کے گولے بھی داغے۔ مجاہدین کے درمیان جلد ہی حملے کی زد سے نکلنے کی کوشش کا فیصلہ ہوا تھا، یہاں ساتھی نکلنے کی کوشش میں تھے اور وہاں دشمن کی فائرنگ رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ اوپر سے نائٹ ویژن کمیرہ اور ڈرون بھی چکر کاٹ رہے تھے۔

حالت یہ ہے کہ ہمارے ساتھیوں کے قریب ہی مارٹر کے گولے پھٹ رہے ہیں، دشمن نے انتہائی قریب سے تقریباً ۱۵۰ مارٹر کے گولے اور ہزاروں گولیاں فائر کیں۔ چونکہ فقیر خود اس کارروائی میں موجود تھا اس لیے صورتحال دیکھتے ہوئے احقر کا یہ خیال تھا کہ تقریباً سارے ساتھی شہید ہو گئے ہوں گے یا کم از کم شدید زخمی ہوں گے، شاید چند ساتھی پیچھے پلٹ گئے ہوں مگر رب تعالیٰ کی نصرت ایسی تھی کہ واللہ دل پکار اٹھا...!!!  
«وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ» کہ ہمارا رب ہمارے شہ رگ سے بھی زیادہ ہمارے قریب ہے...!  
یہ حملہ تقریباً تین سے چار گھنٹے تک جاری رہا۔ اب مکمل

اس کا خیال تھا کہ مجاہدین سب شہید ہوئے یا شدید زخمی ہوئے ہوں گے، اب فوج نے ان کو گاڑیوں میں ڈال کر لے جانا تھا اور زندہ گرفتار کرنا تھا مگر یہاں ان کو منہ کی کھانی پڑی اور میجر بابر نیازی اور کیپٹن سمیت تقریباً ۲۰ سے زائد لاشیں اٹھا کر ناکام و نامراد کیمپ میں جا منہ چھپایا۔ والحمد للہ علی ذالک۔

اس واقعہ میں ان لوگوں کے لیے عبرت ہے جو سمجھتے ہیں کہ مجاہدین پاکستان ناحق لڑ رہے ہیں، اس میں ان کمزور ایمان والوں کے لیے بھی سوچنے کا سامان موجود ہے جو چند ٹکوں کی خاطر مجاہدین کی جاسوسی کرتے ہیں، جو اپنی جان کی حفاظت نہیں کر سکتے وہ آپ کو کیا بچائیں گے؟ اہل عشق کے لیے اس میں یہ پیغام ہے کہ ان شاء اللہ نصرت و رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے بس تمہیں کام کرنا ہے، آگے بڑھنا ہے اور استقامت کو تھامے رکھنا ہے۔

آخر میں یہ فقیر شہداء کے ورناء کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ آپ کے بچے رب تعالیٰ کی راہ میں کٹ کر عظیم سعادت حاصل کر چکے ہیں، آپ کو غم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ کے شہزادے تو وہ «زندگی» پاگئے جس میں کوئی غم نہیں، جس میں کوئی تکلیف نہیں، یہی وہ لذیذ نعمت تھی جس کو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار طلب فرمایا، اس لیے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے بھی ہمارے ان پاکیزہ بھائیوں اور آپ کے بیٹوں نے ۲۰ سے زائد دشمنان دین و وطن کو ہلاک کر دیا تھا، اس پر آپ کے دلوں کو ضرور ٹھنڈک پہنچی ہوگی۔ ہم آپ کے بھائی، بیٹے موجود ہیں ان شاء اللہ ہم ان کا انتقام ضرور لیں گے۔ آپ ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں، تو اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے آپ کے سینوں کو ضرور ٹھنڈا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ۔

# قربانی کے احکام و مسائل

از مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ



کچھ نہ کھانا، عید گاہ کو جاتے ہوئے راستہ میں باواز بلند تکبیر کہنا۔

## نماز عید

نماز عید دو رکعت ہیں۔ نماز عید اور دیگر نمازوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں ہر رکعت کے اندر تین تکبیریں زائد ہیں۔ پہلی رکعت میں ”سبحانک اللہم“ پڑھنے کے بعد قراءت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع سے پہلے۔ ان زائد تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے ہیں۔ پہلی رکعت میں دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں، تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں تینوں تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں، چوتھی تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے جائیں۔

☆... اگر دوران نماز امام یا کوئی مقتدی عید کی زائد تکبیریں یا ترتیب بھول جائے تو ازدہام کی وجہ سے نماز درست ہوگی، سجدہ سہو بھی ضروری نہیں۔

☆... اگر کوئی نماز میں تاخیر سے پہنچا اور ایک رکعت نکل گئی تو فوت شدہ رکعت کو پہلی رکعت کی ترتیب کے مطابق قضاء کرے گا، یعنی ثناء ”سبحانک اللہم“ کے بعد تین زائد تکبیریں کہے گا اور آگے ترتیب کے مطابق رکعت پوری کرے گا۔

نماز عید کے بعد خطبہ سننا مسنون ہے۔ خطبہ سننے کا اہتمام کرنا چاہیے، خطبہ سے پہلے اٹھنا درست نہیں ہے۔

## عشرہ ذی الحجہ کے فضائل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے عشرہ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں، ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔“ (ترمذی، ابن ماجہ)

قرآن مجید میں سورہ ”الفجر“ میں اللہ تعالیٰ نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے اور وہ دس راتیں جمہور کے قول کے مطابق یہی عشرہ ذی الحجہ کی راتیں ہیں۔ خصوصاً نویں ذی الحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے اور عید کی رات میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔ تکبیر تشریق ”اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر“

نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد باواز بلند ایک مرتبہ مذکورہ تکبیر کہنا واجب ہے۔ فتویٰ اس پر ہے کہ باجماعت اور تنہا نماز پڑھنے والے اس میں برابر ہیں، اس طرح مرد و عورت دونوں پر واجب ہے، البتہ عورت باواز بلند تکبیر نہ کہے، آہستہ سے کہے۔ (شامی)

عید الاضحی کے دن مذکورہ ذیل امور مسنون ہیں: صبح سویرے اٹھنا، غسل و مسواک کرنا، پاک و صاف عمدہ کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا، خوشبو لگانا، نماز سے پہلے

## فضائل قربانی

قربانی کرنا واجب ہے، رسول اللہ نے ہجرت کے بعد ہر سال قربانی فرمائی، کسی سال ترک نہیں فرمائی۔ جس عمل کو حضور ﷺ نے لگاتار کیا اور کسی سال بھی نہ چھوڑا ہو تو یہ اُس عمل کے واجب ہونے کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں آپ ﷺ نے قربانی نہ کرنے والوں پر وعید ارشاد فرمائی۔

حدیث پاک میں بہت سی وعیدیں ملتی ہیں، مثلاً: آپ ﷺ کا یہ ارشاد کہ جو قربانی نہ کرے، وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے۔ علاوہ ازیں خود قرآن میں بعض آیات سے بھی قربانی کا وجوب ثابت ہے۔ جو لوگ حدیث پاک کے مخالف ہیں اور اس کو حجت نہیں مانتے، وہ قربانی کا انکار کرتے ہیں، ان سے جو لوگ متاثر ہوتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ پیسے دے دیئے جائیں یا یتیم خانہ میں رقم دے دی جائے، یہ بالکل غلط ہے، کیونکہ عمل کی ایک تو صورت ہوتی ہے، دوسری حقیقت یہ ہے، قربانی کی صورت یہی ضروری ہے، اس کی بڑی مصلحتیں ہیں، اس کی حقیقت اخلاص ہے۔ آیت قرآنی سے بھی یہی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

## قربانی کی بڑی فضیلتیں ہیں

مسند احمد کی روایت میں ایک حدیث پاک ہے، حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ: یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قربانی تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ایک ایک بال کے عوض ایک نیکی ہے۔ اون کے متعلق فرمایا: اس کے ایک ایک بال کے عوض بھی ایک نیکی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قربانی کے دن اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں، قیامت کے دن قربانی کا جانور سینگوں،

بالوں اور کھروں کے ساتھ لایا جائے گا اور خون کے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں قبولیت کی سند لے لیتا ہے، اس لیے تم قربانی خوش دلی سے کرو۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں: قربانی سے زیادہ کوئی دوسرا عمل نہیں، الا یہ کہ رشتہ داری کا پاس کیا جائے۔ (طبرانی) رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ سے ارشاد فرمایا کہ: تم اپنی قربانی ذبح ہوتے وقت موجود رہو، کیونکہ پہلا قطرہ خون گرنے سے پہلے انسان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

قربانی کی فضیلت کے بارے میں متعدد احادیث ہیں، اس لیے اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اس عبادت کو ہرگز ترک نہ کریں جو اسلام کے شعائر میں سے ہے۔ اور اس سلسلہ میں جن شرائط و آداب کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے، انہیں اپنے سامنے رکھیں اور قربانی کا جانور خوب دیکھ بھال کر خریدیں۔

قربانی سے متعلق مسائل آئندہ سطور میں درج کیے جا رہے ہیں:

## مسائل قربانی

**مسئلہ نمبر: ۱...** شخص پر صدقہ فطر واجب ہے، اُس پر قربانی بھی واجب ہے۔

☆... یعنی قربانی کے تین ایام (۱۲، ۱۱، ۱۰ ذوالحجہ) کے دوران اپنی ضرورت سے زائد اتنا مال یا اشیاء جمع ہو جائیں کہ جن کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو تو اس پر قربانی لازم ہے، مثلاً: رہائشی مکان کے علاوہ کوئی مکان ہو، خواہ تجارت کے لیے ہو یا نہ ہو، اسی طرح ضروری سواری کے طور پر استعمال ہونے والی گاڑی کے علاوہ گاڑی ہو تو ایسے شخص پر بھی قربانی لازم ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۲...** مسافر پر قربانی واجب نہیں۔

**مسئلہ نمبر: ۳...** قربانی کا وقت دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کی شام تک ہے، بارہویں تاریخ کا

سورج غروب ہو جانے کے بعد درست نہیں۔ قربانی کا جانور دن کو ذبح کرنا افضل ہے، اگرچہ رات کو بھی ذبح کر سکتے ہیں، لیکن افضل بقر عید کا دن، پھر گیارہویں اور پھر بارہویں تاریخ ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۴...** شہر اور قصبوں میں رہنے والوں کے لیے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھ لینے سے قبل قربانی کا جانور ذبح کرنا درست نہیں ہے۔ دیہات اور گاؤں والے صبح صادق کے بعد فجر کی نماز سے پہلے بھی قربانی کا جانور ذبح کر سکتے ہیں۔ اگر شہری اپنا جانور قربانی کے لیے دیہات میں بھیج دے تو وہاں اس کی قربانی بھی نماز عید سے قبل درست ہے اور ذبح کرانے کے بعد اس کا گوشت منگواسکتا ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۵...** اگر مسافر مالدار ہو اور کسی جگہ پندرہ دن قیام کی نیت کرے، یا بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے گھر پہنچ جائے، یا کسی نادار آدمی کے پاس بارہویں تاریخ کو غروب شمس سے پہلے اتنا مال آجائے کہ صاحب نصاب ہو جائے تو ان تمام صورتوں میں اس پر قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ ☆ نیز اگر مسافر مالدار ہو، دوران سفر قربانی کے لیے رقم بھی ہو اور وہ پندرہ دن سے کم عرصہ کے لیے رہائش پذیر ہونے کے باوجود باسانی قربانی کر سکتا ہو تو قربانی کر لینا بہتر ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۶...** قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا زیادہ اچھا ہے، اگر خود ذبح نہ کر سکتا ہو تو کسی اور سے بھی ذبح کرا سکتا ہے۔

☆ بعض لوگ قصاب سے ذبح کراتے وقت ابتداءً خود بھی چھری پر ہاتھ رکھ لیا کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ قصاب اور قربانی والے دونوں مستقل طور پر تکبیر پڑھیں، اگر دونوں میں سے ایک نے نہ پڑھی تو قربانی صحیح نہ ہوگی۔ (شامی، ج: ۶، ص: ۳۳)

**مسئلہ نمبر: ۷...** قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا ضروری نہیں، دل میں بھی پڑھ سکتا ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۸...** قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت اس کو قبلہ رخ لٹائے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے: "إِنِّي وَجْهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ"۔ اس کے بعد "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرے۔ (کذا فی سنن ابی داؤد) ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے: "اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ وَخَلِيْلِكَ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ"۔

**مسئلہ نمبر: ۹...** قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے، اولاد کی طرف سے نہیں، اولاد چاہے بالغ ہو یا نابالغ، مالدار ہو یا غیر مالدار۔

**مسئلہ نمبر: ۱۰...** درج ذیل جانوروں کی قربانی ہو سکتی ہے: اونٹ، اونٹنی، بکرا، بکری، بھیر، دُنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا۔ بکرا، بکری، بھیر اور دُنبہ کے علاوہ باقی جانوروں میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب قربانی کی نیت سے شریک ہوں یا عقیقہ کی نیت سے، صرف گوشت کی نیت سے شریک نہ ہوں۔

☆ گائے، بھینس اور اونٹ وغیرہ میں سات سے کم افراد بھی شریک ہو سکتے ہیں، اس طور پر کہ مثلاً چار آدمی ہوں تو تین افراد کے دو دو حصے اور ایک کا ایک حصہ ہو جائے۔ نیز اگر پورے جانور کو چار حصوں میں تقسیم کر لیں، یہ بھی درست ہے۔ یا یہ کہ دو آدمی موجود ہوں تو نصف نصف بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔

☆ اسی طرح اگر کئی افراد مل کر ایک حصہ ایصالِ ثواب کے طور پر کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے، البتہ ضروری ہے کہ سارے شرکا اپنی اپنی رقم جمع کر کے ایک شریک کو ہبہ کر دیں اور وہ اپنی طرف سے قربانی کر دے، اس طرح قربانی کا حصہ ایک کی طرف سے ہو جائے گا اور ثواب سب کو ملے گا۔

**مسئلہ نمبر: ۱۱...** اگر قربانی کا جانور اس نیت سے خریدا

کہ بعد میں کوئی مل گیا تو شریک کرلوں گا اور بعد میں کسی اور کو قربانی یا عقیقہ کی نیت سے شریک کیا تو قربانی درست ہے اور اگر خریدتے وقت کسی اور کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی، بلکہ پورا جانور اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت سے خریدا تھا تو اب اگر شریک کرنے والا غریب ہے تو کسی اور کو شریک نہیں کر سکتا اور اگر مالدار ہے تو شریک کر سکتا ہے، البتہ بہتر نہیں۔

☆... ایک جانور قربانی کرنے کے لیے خریدا، اگر اس کے بدلے دوسرا حیوان دینا چاہے تو جائز ہے، مگر یہ لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ دوسرا حیوان کم از کم اسی قیمت کا ہو، اگر اس سے کم قیمت کا ہو تو زائد رقم اپنے پاس رکھنا جائز نہیں، بلکہ صدقہ کرنا ضروری ہے۔ ہاں! اگر زبانی طور پر جانور کو متعین نہ کیا ہو، بلکہ یہ ارادہ کیا ہو کہ اگر اچھی قیمت میں فروخت ہو رہا ہو تو فروخت کر دیں گے۔ اس صورت میں اصل قیمت سے زائد رقم اپنے پاس رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

**مسئلہ نمبر: ۱۲...** قربانی کا جانور گم ہوا، اس کے بعد دوسرا خریدا، اگر قربانی کرنے والا امیر ہے تو ان دونوں جانوروں میں سے جس کو چاہے ذبح کرے، جب کہ غریب پر ان دونوں جانوروں کی قربانی واجب ہوگی۔

**وضاحت:** اگر کسی آدمی نے قربانی کے لیے جانور خریدا اور خریدنے کے بعد وہ جانور قربانی کرنے سے پہلے گم ہو جائے تو صاحب حیثیت آدمی پر قربانی کے لیے دوسرا جانور خریدنا ضروری ہے، کیونکہ اس پر قربانی شرعاً واجب تھی اور واجب ادا نہیں ہوا، جبکہ فقیر آدمی پر دوسرا جانور خریدنا اور قربانی کرنا لازم نہیں تھا، اس کے باوجود غریب نے دوسرا جانور بھی خریدا، اب اگر مالدار اور غریب ہر دو کا پہلا گم شدہ جانور مل جائے تو امیر پر صرف شرعی واجب (قربانی) کا ادا کرنا لازم ہے، جس جانور کو ذبح کر دے کافی ہے، جب کہ غریب پر خود سے واجب کردہ جانوروں کی

قربانی کرنا لازم ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ امیر آدمی پر نصاب کی وجہ سے قربانی واجب تھی، اس نے وہ ادا کر دی، اس کے حق میں جانور متعین نہیں ہوا تھا، اُسے اختیار ہے کہ جس جانور کو چاہے ذبح کر دے، جبکہ غریب آدمی پر قربانی لازم نہیں تھی، غریب نے از خود جانور خرید کر اپنے پر قربانی کو لازم کر لیا اور جو جانور اس نے خریدا وہ بھی متعین ہو گیا، اب پہلا جانور جو غریب کے حق میں قربانی کے نام سے متعین ہو چکا، اگر وہ گم ہو جائے تو اس کے بدلے دوسری قربانی لازم نہ تھی، اس کے باوجود غریب نے دوسرا جانور خرید کر اپنے پر قربانی لازم کر لی، اس بنا پر فقیر آدمی پر دوسری قربانی بھی لازم ہوئی۔ لہذا غریب آدمی دونوں جانوروں کی قربانی کرے گا۔ بخلاف مالدار کے کہ اس پر صرف قربانی لازم ہے، جانور متعین نہیں ہے، دونوں جانوروں میں سے کسی ایک کی قربانی کر دے تو کافی ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۱۳...** قربانی کے جانور میں اگر کئی شرکاء ہیں تو گوشت وزن کر کے تقسیم کریں۔

**مسئلہ نمبر: ۱۴...** بھیر، بکری جب ایک سال کی ہو جائے، گائے، بھینس دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا تو اس کی قربانی جائز ہے، اگر اس سے کم ہے تو جائز نہیں۔ ہاں! دنبہ اور بھیر (نہ کہ بکرا) اگر اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔ ☆... موجودہ دور میں جانوروں کو تول کر (وزن کر کے) خرید و فروخت کرنا بھی جائز ہے، ایسی قربانی بلاشبہ درست ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۱۵...** قربانی کا جانور اگر اندھا ہو، یا ایک آنکھ کی ایک تہائی یا اس سے زائد روشنی جاتی رہی ہو، یا ایک کان ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹ گیا ہو، یا دم ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹ گئی ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔

☆... گائے اور بھینس کے دو تھن یا بکری کا ایک تھن خشک ہو چکا ہو یا پیدائشی طور پر نہ ہوں تو ایسے جانور

کی قربانی بھی درست نہیں۔

**مسئلہ نمبر: ۱۶۔** اسی طرح اگر جانور ایک پاؤں سے لنگڑا ہے، یعنی تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھے پاؤں کا سہارا نہیں لیتا تو ایسے جانور کی قربانی بھی جائز نہیں۔ ہاں! اگر وہ چوتھے پاؤں سے سہارا لیتا ہے، لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو ایسے جانور کی قربانی درست ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۱۷۔** قربانی کا جانور خوب موٹا تازہ ہونا چاہیے، اگر جانور اس قدر کمزور ہو کہ ہڈیوں میں گودا بالکل نہ رہا ہو، تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔ ☆ بعض لوگ موٹا تازہ جانور محض دکھلاوے یا ریا و نمود کے لیے خریدتے ہیں، ایسے لوگ قربانی کے ثواب سے محروم ہوتے ہیں، ان پر لازم ہے کہ وہ موٹا تازہ جانور تلاش کرتے ہوئے محض ثواب کی نیت کریں۔

**مسئلہ نمبر: ۱۸۔** اگر کسی جانور کے تمام دانت گر گئے ہوں تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے اور اگر اکثر دانت باقی ہوں، کچھ گر گئے ہوں تو قربانی جائز ہے۔ ☆ اگر کسی جانور کی عمر پوری ہو اور دانت نہ نکلے ہوں تو بھی قربانی ہو سکتی ہے، تاہم اس سلسلہ میں صرف جانوروں کے عام سوداگروں کی بات معتبر نہیں ہے، بلکہ یقین سے معلوم ہونا ضروری ہے یا یہ کہ خود گھر میں پالا ہوا جانور ہو تو اس کی قربانی کی جاسکتی ہے۔ **مسئلہ نمبر: ۱۹۔** جس جانور کے پیدائشی کان ہی نہ ہوں، اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۲۰۔** اگر کسی جانور کے سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ چکے ہوں، اس طور پر کہ دماغ اس سے متاثر ہوا ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں اور اگر معمولی ٹوٹے ہوں یا سرے سے سینگ ہی نہ ہوں، جیسے: اونٹ تو بلا کراہت جائز ہے۔

☆ اسی طرح گائے، بکری وغیرہ کے اگر پیدائشی سینگ نہ ہوں تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۲۱۔** خارش زدہ جانور کی قربانی جائز ہے، البتہ اگر خارش کی وجہ سے بے حد کمزور ہو گیا ہو تو پھر جائز

نہیں۔

**مسئلہ نمبر: ۲۲۔** اگر قربانی کے جانور میں کوئی عیب پیدا ہوا جس کے ہوتے ہوئے قربانی درست نہ ہو تو مالدار شخص کے لیے یہ ضروری ہے کہ دوسرا جانور اس کے بدلے خرید کر قربانی کرے، غریب ہے تو اسی جانور کی قربانی کر سکتا ہے۔

☆ اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے لیے گراتے ہوئے کوئی عیب پیدا ہو جائے، مثلاً: ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جائے یا سینگ وغیرہ ٹوٹ جائے تو اس سے قربانی پر اثر نہیں پڑے گا، البتہ جانور کو گراتے وقت احتیاط کرنا چاہیے۔

**مسئلہ نمبر: ۲۳۔** قربانی کے گوشت میں بہتر یہ ہے کہ تین حصے کرے، ایک حصہ اپنے لیے رکھے، ایک حصہ اپنے رشتہ داروں کو دے اور ایک حصہ فقراء و مساکین کو دے، لیکن اگر سارے کا سارا اپنے لیے رکھے تب بھی جائز ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۲۴۔** قربانی کی کھال کسی کو خیرات کے طور پر دے یا فروخت کر کے اس کی قیمت فقراء کو دے، البتہ اگر کسی دینی تعلیم کے مدرسہ اور جامعہ کو دے دے تو سب سے بہتر ہے، کیونکہ علم دین کا احیاء سب سے بہتر ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۲۵۔** قربانی کی کھال کو اپنے مصرف میں بھی لایا جاسکتا ہے، اس طور پر کہ اس کا عین باقی رہے، مثلاً: مصلیٰ بنائے یا رسی یا چھلنی بنائے تو درست ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۲۶۔** قربانی کی کھال کی قیمت مسجد کی مرمت یا امام و مؤذن یا مدرس یا خادم کی تنخواہ میں نہیں دی جاسکتی، نہ اس سے مدارس کی تعمیر ہو سکتی ہے اور نہ شفاخانوں یا دیگر رفاہی اداروں کی۔

**مسئلہ نمبر: ۲۷۔** قربانی کی کھال قصائی کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔

☆ اگر کسی کی قربانی کی کھال چوری ہو گئی یا چھن گئی تو اُسے چاہیے کہ وہ کھال کی رقم صدقہ کر دے، اگر استطاعت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، قربانی پر فرق نہیں پڑے گا۔

**مسئلہ نمبر: ۲۸۔** اگر قربانی کے تین دن گزر گئے اور قربانی نہیں کی تو اب ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کردے، اور اگر جانور خریدا تھا، مگر قربانی نہیں کی تو بعینہ وہی جانور خیرات کردے۔

**مسئلہ نمبر: ۲۹۔** ایصال ثواب کے لیے قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۳۰۔** اگر کسی شخص کے حکم کے بغیر اس کی طرف سے قربانی کی تو قربانی نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو اس کے حکم و اجازت کے بغیر قربانی میں شریک کیا تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی، اسی طرح اگر حصہ داروں میں سے کوئی ایک صرف گوشت کی نیت سے شریک ہے تو کسی کی قربانی صحیح نہ ہوگی۔

**مسئلہ نمبر: ۳۱۔** قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دے سکتا ہے، البتہ کسی کو اجرت میں نہیں دے سکتا۔

**مسئلہ نمبر: ۳۲۔** گا بھن جانور کی قربانی صحیح ہے، اگر بچہ زندہ نکلے تو اس کو بھی ذبح کردے۔ اور گوشت آپس میں تقسیم کرنے کی بجائے صدقہ کر دیا جائے۔

☆ قربانی کے جانور کے بال کاٹنا یا دودھ دوھنا درست نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو اسے صدقہ کرے، اگر بیچ دیا تو اس کی رقم کو صدقہ کرنا واجب ہے۔

(بدائع، ج: ۵، ص: ۷۸)

**مسئلہ نمبر: ۳۳۔** جو شخص قربانی کرنا چاہے اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ یکم ذوالحجہ سے قربانی کا جانور ذبح ہونے تک نہ اپنے جسم کے بال کاٹے اور نہ ناخن۔

(ابوداؤد)

☆ البتہ اگر زیر ناف اور بغل کے بالوں پر چالیس روز کا عرصہ گزر چکا ہو تو ان بالوں کی صفائی کرنا بہتر ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۳۴۔** قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ تک بھی رکھ سکتا ہے۔ (ابوداؤد)

**مسئلہ نمبر: ۳۵۔** جانور ذبح کرنے کے لیے چھری خوب تیز ہونی چاہیے، تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔ (ابوداؤد)

**مسئلہ نمبر: ۳۶۔** اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت سارا کا سارا کسی اور کو کھلا دے، خود کچھ بھی نہ کھائے تو ایسا کر سکتا ہے۔ (کتاب الآثار)

**مسئلہ نمبر: ۳۷۔** خصی جانور کی قربانی جائز، بلکہ افضل ہے، کیونکہ اس میں دوسرے کی بہ نسبت گوشت زیادہ ہوتا ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۳۸۔** ذبح کرتے وقت تکبیر کے علاوہ کچھ اور نہیں کہنا چاہیے، مثلاً: ”باسم اللہ تقبل من فلان“۔ (کتاب الآثار)

**مسئلہ نمبر: ۳۹۔** اگر کسی نے قربانی کی نذر مانی اور وہ کام ہو جائے تو قربانی واجب ہے، اس کے گوشت سے خود نہیں کھا سکتا، سارا فقراء اور مساکین کو کھلا دے۔

**مسئلہ نمبر: ۴۰۔** اگر کسی شخص کی ساری یا اکثر آمدنی حرام کی ہو تو اس کو اپنے ساتھ قربانی میں شریک نہیں کرنا چاہیے۔ اگر شریک کیا تو کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔ ایسا شخص جس کی ساری کمائی حرام کی ہو، اس پر قربانی لازم نہیں، کیونکہ اس کا سارا مال واجب الصدق (بلانیت ثواب صدقہ کرنا ضروری) ہے۔

دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ حرام مال سے کسی کا صدقہ قبول نہیں فرماتے، بلکہ وہاں صرف پاکیزہ مال سے کیا ہوا صدقہ و خیرات قبول ہوتا ہے۔

**مسئلہ نمبر: ۴۱۔** بکری کے علاوہ دوسرے کسی جانور میں تمام شرکاء اپنا اپنا حصہ تقسیم کئے بغیر فقراء کو دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں۔

☆ البتہ اگر نذر کی قربانی ہو یا مرحوم کی وصیت کے تحت قربانی کر رہے ہیں تو پھر تقسیم سے پہلے کسی فقیر کو دینا درست نہیں۔

**مسئلہ نمبر: ۴۲۔** کسی نے مرتے وقت وصیت کی کہ میرے مال سے قربانی کی جائے تو اس قربانی کا سارا گوشت خیرات کرنا ضروری ہے، خود کچھ بھی نہ کھائے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو قربانی کی روح اور حقیقت سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری یہ ظاہری قربانی حقیقی قربانی کے لیے پیش خیمہ ہو اور ہم اس ظاہری و مادی قربانی کی طرح اللہ کے حکم پر اپنی جان کی قربانی کے لیے بھی ہمیشہ تیار رہیں۔ واللہ الموفق والمعين و صلى الله تعالى

على خير خلقه محمد وآله وصحبه أجمعين

وَلَا تَحْسَبُ رِقَّتَهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اور گمان نہ کرو ان لوگوں پر جو قتل ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں، عام مردوں کی طرح،  
بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں انہیں رزق دیا جاتا ہے

## سلسلہ یادِ شہداء

آہ! مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ

(شہادت 30 مئی 2004)

تحریر: مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ

خوش درخشید و لے شعلہ مستعجل بود

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد!

آج سے تقریباً پچیس سال پہلے کی بات ہوگی کہ ہمارے دار  
العلوم کے ایک ہونہار نوجوان استاد مولانا اقبال صاحب نے  
مجھ سے ذکر کیا کہ جو نوخیز علماء صاحب صلاحیت ہوتے ہیں،  
ہمارے ماحول میں ان کی قدر افزائی کا مطلوب اہتمام نہیں  
ہوتا، جس کے نتیجہ میں ان کی صلاحیتوں سے امت کو اتنا  
فائدہ نہیں پہنچتا جتنا پہنچنا چاہیے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے  
ذکر کیا کہ جامعہ فاروقیہ سے ایک باصلاحیت عالم فارغ التحصیل  
ہوئے ہیں، اُن کا نام ”نظام الدین“ ہے اور اللہ تعالیٰ نے  
انہیں مضبوط علمی استعداد کے ساتھ جذبہ خدمت دین سے بھی  
وافر حصہ عطا فرمایا ہے، وہ آپ سے کسی وقت ملنا بھی چاہتے  
تھے، میں نے عرض کیا کہ قحط الرجال کے اس دور میں ایسے

آتے رہے، اور ان کی بنا پر اپنے عہد کے قسط الرجال کے احساس میں کمی واقع ہوتی رہی۔

جامعہ فاروقیہ کے بعد مولانا جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن منتقل ہو گئے اور وہاں شیخ الحدیث اور صدر مفتی کے طور پر انہوں نے خدمات انجام دینی شروع کیں، اس دور میں خاص طور پر اجتماعی معاملات میں ان کی بے شمار خدمات سامنے آئیں اور ان کی معاملہ فہمی کی صلاحیت آشکار ہوئی، بنوں کے مولانا نصیب علی شاہ صاحب نے بنوں میں پہلی بار بڑے پیمانے پر ایک فقہی مذاکرہ ترتیب دیا، اس موقع پر میں نے پہلی بار ان کی مکمل تقریر سنی جو میرے سابق اندازوں سے کہیں زیادہ فصیح و بلیغ سلجھی ہوئی، پر مغز اور فکر انگیز تقریر تھی۔

اللہ نے اُن سے ملک و ملت کی خدمت کے بہت سے کام لیے، وہ ایک طرف حق گوئی اور حمایت دین کے معاملہ میں کسی مداخلت کے روادار نہ تھے اور دوسری طرف ملک و ملت کے مجموعی مصالح پر بھی ہوش مندانہ نظر رکھنے کے قائل تھے، اُن کی قابلیت اور خدمات نے بہت جلد انہیں عوام و خواص میں ہر دل عزیزی عطا کی اور بہت سے نازک اور کڑے مواقع پر حکومت اور پھرے ہوئے عوام کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کیا، بالخصوص شاہراہ ریشم کی بندش مفتی نظام الدین صاحب ہی کی ثالثی کی بنا پر کھل سکی۔

دارالعلوم میں مختلف فقہی مسائل کی تحقیق کے لیے مفتیانِ کرام کا جو اجتماع منعقد ہوتا، مفتی نظام الدین صاحب اس کے رکن رکن ہوتے، آخری بار ڈیجیٹل تصاویر کے موضوع پر جو اجتماع ہوا انہوں نے اس میں بڑے اہتمام کے ساتھ شرکت کی، مجلس کو کسی حتمی نتیجہ تک پہنچنے کے لیے ابھی ایک اور اجتماع کی ضرورت تھی، جس کے لیے ایک ذیلی مجلس بھی تشکیل دے دی گئی تھی، لیکن ابھی یہ اجتماع منعقد نہیں ہو پایا

حضرات تو گراں قدر نعمت ہیں مجھے ان سے مل کر بہت خوشی ہوگی۔

چنانچہ ایک دن بعد ظہر میں دارالعلوم کے کتب خانہ کی قدیم عمارت میں ”کلمۃ فتح المہم“ کی تالیف کا کام کر رہا تھا کہ مولانا اقبال صاحب اس نوجوان کو میرے پاس لے آئے، جنہیں آج ہم ”مفتی نظام الدین شامزئی شہید“ کے نام سے جانتے ہیں، ان دنوں دارالعلوم کے کتب خانہ کی عمارت بڑی بوسیدہ اور خستہ حال تھی، الماریاں بھی انمل بے جوڑ قسم کی تھیں اور انہی الماریوں کے بیچ میں ایک چھوٹی سی دری بچھا کر میں نے اپنے بیٹھنے کی جگہ بنا رکھی تھی، جس کے دونوں طرف تپائیوں کے ڈھیر رکھے ہوئے تھے، لہذا اس جگہ کسی مہمان کے خاطر خواہ اکرام کی گنجائش نہ تھی، مولانا نظام الدین صاحب مسکراتے چہرے کے ساتھ تشریف لائے اور میری خستہ حال نشست میں میرے ساتھ بے تکلفی سے بیٹھ گئے، مجھے ان سے ملاقات کر کے نہ صرف خوشی ہوئی بلکہ ان کے انداز و ادا میں ایک درخشاں مستقبل جھلکتا نظر آیا، ان کی گفتگو تمام تر علمی مسائل سے متعلق رہی۔ انہوں نے ذکر کیا کہ وہ کوئی علمی اور تحقیقی کام کرنا چاہتے ہیں، اس کے بارے میں انہوں نے مجھ سے مشورہ بھی کیا اور اپنی بساط کے مطابق میں نے انہیں کچھ مشورے بھی دیئے، یہ میری ان سے پہلی ملاقات تھی۔

بعد میں مولانا جامعہ فاروقیہ میں استاد، مفتی اور مصنف کی حیثیت سے سال ہا سال خدمت انجام دیتے رہے، غالباً ان کی سب سے پہلی کتاب مہدی منتظر کے بارے میں تھی، جس میں انہوں نے ان تمام احادیث کی تحقیق کی تھی جن میں امام مہدی کی تشریف آوری کی خبر دی گئی ہے، اس موضوع پر اب تک جتنی کتابیں یا مقالے میری نظر سے گزرے ہیں، ان کی یہ تالیف ان سب کے مقابلہ میں کہیں زیادہ محققانہ اور مفصل تھی اور میں نے اس سے بڑا استفادہ کیا بعد میں اس کے علاوہ بھی ان کے علمی کارنامے سامنے

تھا کہ دہشت گردی کے عفریت نے اس قیمتی اور ہر دل عزیز شخصیت کو بھی ہم سے چھین لیا۔

میں صبح کے وقت صحیح بخاری کے درس میں مصروف تھا کہ استقبالہ سے ایک پرچہ موصول ہوا کہ مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور انہیں ہسپتال لے جایا گیا ہے، پرچہ دیکھتے ہی دل پر بجلی سی گری، ہسپتال لے جانے کی اطلاع سے کچھ اُمید بندھی تھی کہ شاید یہ حملہ پوری طرح کارگر نہ ہوا ہو، لیکن تھوڑی ہی دیر بعد یہ آس ٹوٹ گئی، معلوم ہوا کہ وہ شہادت سے سرخ رو ہو کر اپنے مالک کی بارگاہ میں پہنچ چکے ہیں۔

میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاون پہنچا تو وہاں ایک خلقت جمع تھی، اُن کے آخری دیدار کا موقع ملا، ظالموں نے اُن پر بے دریغ گولیاں برسائی تھیں، لیکن ان کے چہرے پر چھایا ہوا قابل رشک سکون زبان حال سے کہہ رہا تھا کہ: فزت ورب الکعبۃ

مفتی نظام الدین صاحب شامزئی شہیدؒ ان پرستاروں کی طرح تھے جن کی عمر اگرچہ کم ہوتی ہے لیکن ان کی روشنی سے پورا ماحول نہال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو اپنے مقاماتِ قرب میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل سے نوازے اور حق کے جس مشن کی خاطر انہوں نے اپنی جان دی، اسے ہمیشہ سرفراز اور سر بلند رکھے۔

آمین ثم آمین!  
(ماہ نامہ البلاغ، کراچی)



# سلام ہو مجاہدینِ پاکستان پر

عادل احمد کشمیری

یہی وہ عشاقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو اپنوں کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں اور دشمن کے لیے سخت مزاج کے حامل ہیں، گویا ”اشد آء علی الکفار رجاء بینہم“ کا نمونہ ہیں...

یہی وہ مومن ہیں جو رب تعالیٰ سے شدید محبت رکھتے ہیں...

پھر یہی محبت ان کو طویل ترین سفر میں رکاوٹ پیش نہیں آنے دیتی...

اس محبت کے جام کو وہ کھانے پینے کے لیے استعمال کرتے ہیں... اور لذیذ کھانوں سے کئی دن تک دور رہنے کے باوجود ان کے چہرے و جسم و دل تر و تازہ ہوتے ہیں۔

کئی دن بھوکے، پیاسے، زخمی اور آبلہ پا چلتے رہتے ہیں... یہ اسلام کی عملی تصویر ہیں...

یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزاج کے حامل سپاہی ہیں...

یہ حنین و تبوک کی یاد تازہ کرنے والے ہیں۔

ہاں... میں ایسے دیوانوں کو سلام کیوں نا کروں؟

کیوں عقیدت کے پھول نچھاور نا کروں؟

کیوں ان ہاتھوں کے بوسے نالوں، جو دشمنانِ دین و وطن

پر آگ برساتے ہیں؟

جو مظلوموں کا سہارا بنتے ہیں...

کیوں ان کے قدموں میں سرنا رکھوں، جو راہِ جہاد میں

گرد آلود ہوتے ہیں!؟

ان غیرت مند مجاہدین نے مادہ پرستی کے اس دور میں پہاڑوں و صحراؤں اور جنگلات کو اپنا مسکن بنایا، اپنوں

کچھ سال قبل دورانِ تعلیم ”تحریک طالبان“ کا نام سماعت سے ٹکرایا۔ بغیر کسی تحقیق کے احقر کے دل میں اس لفظ سے ہی محبت ہو گئی۔ لفظ ”مجاہدین“ سے تو بچپن سے ہی محبت تھی جب جہاد کا مطلب تک معلوم نا تھا۔ شوق تو تب سے ہی تھا، محبت و عشق تو تب سے ہی تھا جب راہِ جہاد کی مشکلات سے واقفیت نا تھی۔ خیر وقت گزرتا رہا اور دل میں جذبہٴ جہاد بڑھتا رہا۔ ساتھ ساتھ مجاہدین کے لیے عقیدت و احترام و جنوں کی حد تک محبت بھی بڑھ گئی۔

مختلف خطوں کے مجاہدین کے حالات و واقعات کا علم تھا، مگر جہادِ پاکستان میں مشغول دیوانوں کے حالات کا تفصیلی علم نا تھا۔ ذہن میں یہی تھا کہ باقی محاذوں کی طرح کی یہاں بھی وہی صورتحال ہوگی مگر یہ خواب و خیال اس وقت چکنا چور ہو گیا جب خود اس میدان میں قدم رکھا۔ اس میدان کے شہسواروں کو قریب سے دیکھا، اُن کے حالات کو سمجھا اور جانچا تو دل بے اختیار تمام مجاہدینِ پاکستان کو سلام پیش کرنے لگا اور عقیدت کے پھول نچھاور کرنے لگا۔

اور کیوں نا کرتا...

یہی وہ وقت کے ابطال ہیں جو دنیا کا مشکل ترین محاذ

سنجھالے ہوئے ہیں...

یہی وہ غیرت مند لوگ ہیں جو دنیا کی غلیظ ترین فوج

کے خلاف برسرِ پیکار ہیں...

یہی وہ دیوانے ہیں جو ایک طرف اپنوں کی جفاؤں کو برداشت کرتے ہیں تو دوسری طرف ڈٹ کر دشمن سے مقابلہ کرتے ہیں...

کی مخالفت کے باوجود حق کا علم تھا، جفاؤں کے باوجود مقصد سے نہیں ہٹے، بدنامیوں کے باوجود اپنے کام پر توجہ دی، ریاکاری کی بجائے اخلاص کا دامن پکڑا اور اپنے دشمن سے صلح کی بجائے اُس سے اُسی کے لہجہ میں بات کرنے کو پسند کیا۔ تبھی تو دشمن بھی جھکنے پر مجبور ہوا۔

وہ ملعون جو کل تک مظلوموں پر ظلم کرتے تھے آج ان کو اپنی جان کے لالے پڑے ہیں، وہ بے غیرت لوگ جو گھروں کی عزت کو پامال کرتے تھے آج اپنے گھر بچانے میں لگے ہوئے ہیں؟ وہ دشمن اسلام جو کل تک مساجد کو شہید کرتے تھے آج اپنے قلعوں و کیمپوں کو بچانے کی فکر میں ہیں؟ وہ فوج جو کل تک قیدیوں کو پکڑ کر بیچتی تھی آج خود محاصرہ میں ہے، بے گناہ لوگوں کو اغوا کرنے والے آج خود اغوا ہو رہے ہیں، زندانوں میں انسانیت سوز مظالم کرنے والوں کے جسم کے ٹکڑے روزانہ کسی بارود سے بکھر جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ کرنے والے، یہ سب کچھ بدلنے تحریک کے مجاہدین ہی تو ہیں۔

یہ پاکستانی دیوانے ہی تو ہیں جو اپنے وطن میں اسلام کو دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ یہ عدل و انصاف کے شیدائی اور حق کے متلاشی ہیں۔ پھر میں کیوں نا ان کو سلام پیش کروں؟ کیوں نا ان کی عظمت کو تسلیم کروں؟ کیوں نا ان کی افضلیت کے آگے سر خم کروں؟

ہاں... جن کو رب تعالیٰ نے اونچا درجہ دیا ہے، جن کی افضلیت کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے، جن کا مرتبہ احادیث میں بیان کیا گیا ہے، جن کا راستہ روکنے والی کوئی چیز نہیں ہے، صحراء و جنگلات اور پہاڑ بھی جن کے لیے مسخر ہیں اور ہاں ہاں... جن کی عظمت و بلندی کی وجہ سے ملائکہ بھی جن کو سلام کرتے ہیں میں ان کو سلام پیش کیوں نا کروں؟

سلام ہو مجاہدینِ پاکستان پر!

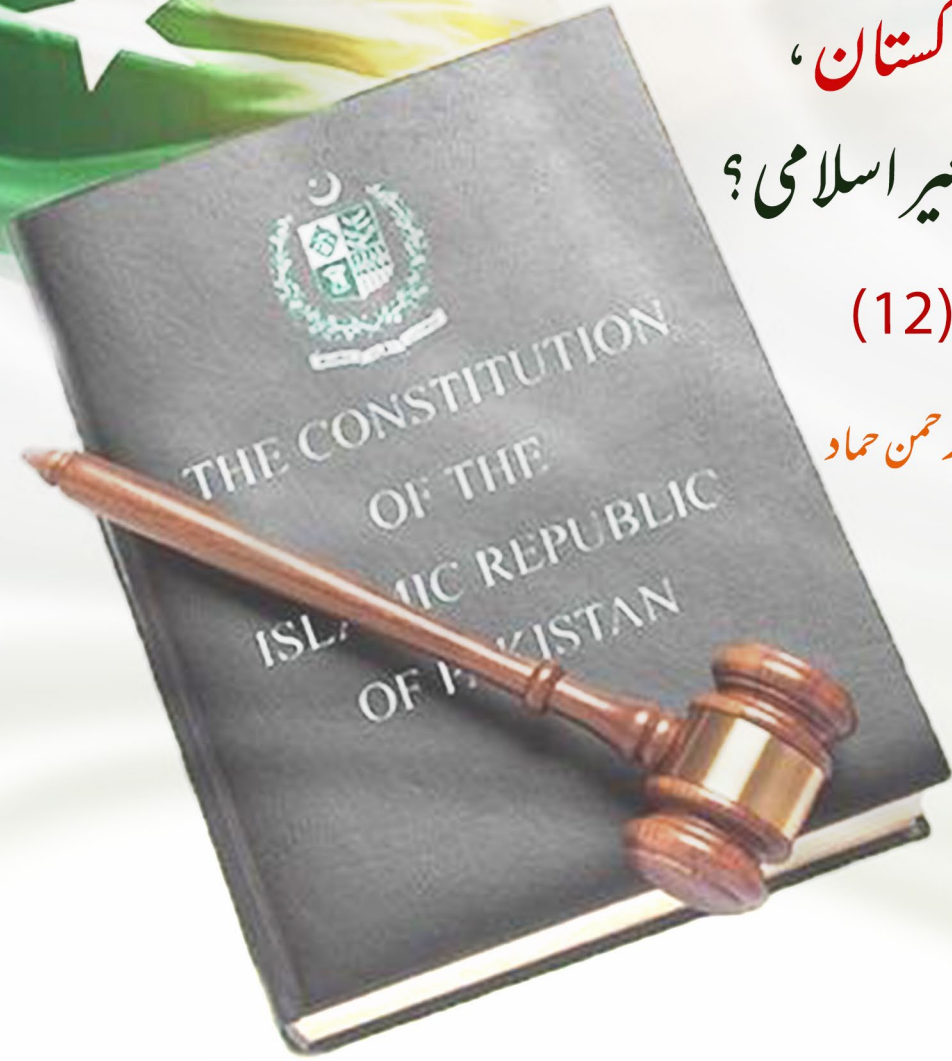
سلام ہو امراءِ جہادِ پاکستان پر!

سلام ہو مجاہدینِ اسلام پر!

# آئینِ پاکستان، اسلامی یا غیر اسلامی؟

قسط (12)

شیخ عبدالرحمن حماد



مقدمات منتقل کرنے کا اختیار، حکم ناموں کا اجراء و تعمیل، ماتحت عدالتوں کے فیصلوں یا احکام پر نظر ثانی کرنا، قواعد طریقہ کار، ماتحت عدالتوں کی نگرانی، توہین عدالت، ججوں کا مشاہرہ و استعفیٰ، انتظامی عدالتیں اور ٹریبونل وغیرہ) سے متعلق ہیں، چونکہ مذکورہ بالا امور میں تقنینی انتظامی امور ہونے کی وجہ سے ولایت الامور کو مفوض ہوتی ہے، اس لیے بادی النظر میں یہ دفعات غیر اسلامی معلوم نہیں ہوتیں، تب ہی تو بعض ناواقبت اندیش لوگ مذکورہ دفعات کو اسلام کے ساتھ غیر متصادم قرار دے کر آئین کے اسلامی ہونے کا راگ الاپتے نظر آتے ہیں، حالانکہ معاملہ اتنا سادہ نہیں۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا ۲۹ دفعات نے پاکستان کے غیر اسلامی عدالتی نظام کو قانونی سہارا دے رکھا ہے، پاکستان کا عدالتی نظام لارڈ میکالے کے بنائے نظام کے

قارئین کرام! آئین پاکستان کی ان دفعات پر بھی بحث ہوگی جو صراحتاً غیر اسلامی ہیں، مگر جس طرح گزشتہ اقساط میں بتایا تھا کہ آئین میں بعض دفعات ایسی ہیں جو صراحتاً تو اسلام کے ساتھ متصادم نہیں مگر غور کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ وہ اسلام مخالف دفعات ہیں، جس کی کئی مثالیں گزشتہ اقساط میں «مشت نمونہ خروار» کے طور پر پیش کیں۔

اسی طرح آئین پاکستان کی بعض دفعات غیر اسلامی امور کی انجام دہی کے لیے قانونی سہارا فراہم کرتی ہیں، مثلاً عدلیہ سے متعلق ۱۷۵ تا ۲۱۲ تک ۳۸ دفعات ہیں، یہ دفعات بظاہر عدالتوں کے انتظامی امور (مثلاً: عدالتوں کا قیام، اختیارِ سماعت، ججوں کی تقرری، ججوں کی فارغ خدمت عمر کی تعیین، ججوں کی وقتی طور پر بغرض خاص تقرری، عدالتوں کے صدر مقام کی تعیین،

تابع ہے، پاکستان کی موجودہ عدالتیں لارڈ میکالے کے بنائے ہوئے قانونی مجموعے (مجموعہ تعزیرات ہند) کی تشریحات و توضیحات کے مطابق فیصلہ دینے کی پابند ہیں۔

**قارئین کرام!** عام طور پر مشہور ہے کہ لارڈ میکالے نے ہندوستان (موجودہ پاک و ہند اور بنگال) کو صرف اپنے مغربی نظام تعلیم میں جھکڑا ہے، لارڈ میکالے کے نظام تعلیم نے آج تک معاشرے کو ایک حافظ قرآن اور ایک قاری نہیں دے سکا، لارڈ میکالے کے نظام تعلیم میں تعلیم حاصل کر کے آج تک کوئی شخص الحدیث، شیخ القرآن اور فقیہ نہیں بنا، الٹا لارڈ میکالے کے اس نظام تعلیم نے زید حامد، جاوید غامدی، ڈاکٹر قبلہ آیاز، ڈاکٹر خالد مسعود جیسے دین بیزار مذہبی اسکالرز کو جنم دیا ہے، جنہوں نے معاشرے کو حقیقی اسلام سے پھیر کر ”ماڈرن اسلام“ کی راہ پر گامزن کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑا۔ مگر نظام تعلیم سے زیادہ خطرناک کام جو لارڈ میکالے نے انگریزی استعمار کے لیے سر انجام دیا ہے وہ ہندوستان کے عدالتی نظام کی تشکیل ہے، چنانچہ لارڈ میکالے نے »مجموعہ تعزیرات ہند« کے نام سے عدالتی قوانین کا ایک مجموعہ کئی سال شیطانی دماغ استعمال کر کے تیار کیا، جو معمولی تغیرات سے آج بھی »مجموعہ تعزیرات پاکستان« کے نام سے مسلمانان پاکستان کے سروں پر مسلط ہے، اور مملکت خداداد میں اس غیر اسلامی عدالتی نظام کو جس چیز نے سہارا دیا ہے وہ ”آئین پاکستان“ ہے۔

قارئین کرام! وطن عزیز پر انگریزوں کا بنایا ہوا غیر اسلامی عدالتی سسٹم گزشتہ ۷۷ سال سے مسلط ہے، جس کی وجہ سے کروڑوں مسلمان اسلامی شریعت کے انصاف سے جبری طور پر محروم رکھا گیا ہے، کیونکہ اس غیر اسلامی عدالتی سسٹم کو آئین پاکستان نے قانونی تحفظ فراہم کر رکھا ہے۔ اس غیر اسلامی عدالتی نظام کے ہوتے ہوئے حدود اللہ کے نفاذ کا سوال ہی پیدا

نہیں ہوتا، اسلامی تعزیرات معطل ہیں، جس کی وجہ سے دیانات (نماز، روزہ، حج وغیرہ) کے بارے میں عوام و خواص لاپرواہی کے شکار ہیں، منہیات (اللہ تعالیٰ کے منع کردہ امور) کی حیثیت عملی طور پر ختم ہو چکی ہے، جس وجہ سے معاشرہ انتہائی بے راہ روی کا شکار ہے، فحاشی و عریانی زوروں پر ہے، سرکار کی سرپرستی میں غصب و چوری نے عوام کا جینا حرام کر رکھا ہے۔ غیر اسلامی نظام عدالت کی وجہ سے عوام کیا حکومتی اداروں کے معاملات اسلامی شریعت سے ہٹ چکے ہیں، چنانچہ جوا، سٹہ، سودی کاروبار، بیوع باطلہ اور بیوع فاسدہ کی بھرمار ہے، ناجائز نفع خوری کی روک تھام کی کوئی سبیل دکھائی نہیں دے رہی ہے، اصحاب الحقوق اپنے حقوق سے محروم ہیں مگر غیر اسلامی نظام عدالت کی وجہ سے وہ اپنے حقوق وصول نہیں کر سکتے۔ فالی اللہ المستثنیٰ۔

بہر حال! ہمارا موضوع بحث یہ تھا کہ آئین پاکستان کی بعض دفعات غیر اسلامی امور کی انجام دہی کے لیے قانونی سہارا فراہم کرتی ہیں، اور اس کے لیے آئین پاکستان میں عدلیہ سے متعلق ۳۸ دفعات (دفعہ ۱۷۵ تا دفعہ ۲۱۲) کو پیش کیا کہ ان دفعات نے لارڈ میکالے کے بنائے ہوئے غیر اسلامی نظام عدالت کا سہارا دے رکھا ہے، صرف عدلیہ سے متعلق دفعات ہی نہیں کہ جس نے غیر اسلامی امور کی انجام دہی کے لیے قانونی سہارا فراہم کیا ہے، بلکہ اس قسم کی بہت سی دفعات ہیں کہ جن کی وجہ سے غیر اسلامی نظام اسلام پسند عوام کے سروں پر مسلط ہے، مثلاً: انتخابات سے متعلق ۲۱۳ سے ۲۲۶ تک ۱۴ دفعات کی کہانی بھی کچھ اسی قسم کی ہے، کہ ان دفعات نے مسلمانوں کو اسلامی نظام (نظام خلافت، نظام امارت) سے محروم کر رکھا ہے، جس کی وجہ سے وطن عزیز میں ہر پانچ سال بعد ایک ڈرامہ رچایا جاتا ہے، جو بہت سی منکرات کے مجموعے کے ساتھ ساتھ ملکی وسائل کے بے جا استعمال اور سیاسی انتشار کا باعث بھی ہے، اور تعجب و حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ

انتخابات میں بھی بندر بانٹ کا معاملہ چلتا ہے، فوجی اسٹیبلشمنٹ کی طرف سے انتخابات میں چہیتوں کو جتوایا جاتا ہے، اور نتیجتاً غیر پسندیدہ شخصیات اور پارٹیاں دھرنوں، جلسوں، جلوسوں اور توڑ پوڑ کا سلسلہ شروع کر دیتی ہیں، جس کی وجہ سے وطن عزیز کو ناقابل تلافی نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں، نوجوان نسل تعلیم گاہوں کی بجائے سڑکوں اور میدانوں میں نظر آتی ہے، مزدور اپنے آلات تعمیری کاموں کی بجائے تخریبی کاموں میں استعمال کر رہے ہوتے ہیں، صنعت و حرفت مزید ابتری کی شکار ہو جاتی ہے، مریضوں کو رکاوٹوں کی وجہ سے شفاخانہ کی بجائے قبرستان لے جانا پڑتا ہے، ضرورت مند سڑکوں پر مارے مارے پھر رہے ہوتے ہیں، خلاصتاً: وطن عزیز کے تمام طبقات سنجیدگی و متانت اور ملکی ترقی کا مزعوم خیال و اعتدال پسندی چھوڑ کر پاکستانی قوم کی عزت کا جنازہ نکالنے کے درپے دکھائی دیتے ہیں۔

جاری ہے...

امارت اسلامیہ افغانستان کے سرکردہ رہنماؤں کی  
سوانح حیات پر لکھی گئی پشتو کتاب **دسپین کاروان سکر کی** کا اردو ترجمہ

”رہنمائے قافلہ حق“

مترجم: شیخ ابو محمد حماد



قسط (12)

پیش کیا جائے۔

جہادی کمانڈر شہید ملا مشراخند صاحب رحمہ اللہ کی سوانح  
حیات

پیدائش اور ابتدائی حالات:

تحریر: قاری سعید صاحب

ملا مشراخند صاحب کا نام ملا عبد القیوم ہے، موصوف کا تعلق  
پشتونوں کی مشہور قوم ”ترین“ کے ساتھ ہے، موصوف کی  
پیدائش روزگان ولایت کی گیزاب ولسوالی کے مرکز چوٹڑی  
بازار کے علاقے میں ۱۹۴۵ء میں ہوئی۔

جب افغانستان میں فساد اور فتنوں کے مقابلے میں علماء  
کرام کی رہنمائی میں طالبان کی اسلامی تحریک کا قیام عمل  
میں آیا تو اسلامی تحریک کی مسؤلیتوں میں سے ایک اہم  
مسؤولیت مجاہدین کی عسکری رہنمائی اور حالات جنگ میں  
عسکری قیادت بھی تھی۔

شہید ملا مشراخند صاحب کے والد صاحب کا نام ملا عبد الشکور اور دادا کا  
نام ملا مؤمن تھا، موصوف کا گھرانہ عرصہ داز سے علماء  
وصلحاء کے گھرانے کے نام سے مشہور تھا۔ ملا مشراخند  
کے والد صاحب کے تین بیٹے تھے، بڑے بیٹے کا نام ملا عبد  
الغنی تھا، جو روس کے خلاف جہاد میں شہید ہوئے،  
دوسرے بیٹے ملا عبد القیوم (ملا مشراخند صاحب) اور تیسرے  
بیٹے کا نام ملا عبد الرؤف تھا، وہ بھی روس کے خلاف جہاد  
میں شہید ہوئے تھے۔

اسی مسؤلیت کی انجام دہی کے لیے اسلامی امارت نے  
ابتداء ہی سے تجربہ کار، بہادر اور قربانی دینے والے جہادی  
مشران کا انتخاب کیا، جن میں سے ایک مشہور شخصیت ملا  
عبد القیوم صاحب بھی تھے، جن کی شہرت ”ملا مشراخند“ کے  
نام سے تھی۔

ملا مشراخند صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر میں حاصل  
کی، بعد میں انہوں نے کندھار کے علاقے ”بولدک“ اور  
بلوچستان کے علاقے ”پشین“ میں مختلف مدارس میں اپنی  
تعلیم جاری رکھی، چنانچہ وہ درجہ سادسہ میں تھے کہ  
افغانستان پر روسی افواج نے حملہ کیا، اس لیے انہوں نے  
درس و تدریس کو خیرباد کہہ کر اپنی زندگی جہاد کے لیے  
وقف کی۔

شہید ملا مشراخند صاحب اُن عظیم لوگوں میں سے تھے کہ  
جنہوں نے امارت اسلامی کی بنیاد اور توسیع میں اساسی  
کردار ادا کیا، ملا مشراخند صاحب اسلامی تحریک کے جہادی لشکر  
کے مشر (بڑے) رہے ہیں، انہی کی سربراہی میں مجاہدین  
نے بہت سی فتوحات حاصل کیں۔

موصوف کے جہادی کردار اور خصوصیات پر روشنی ڈالنے  
سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کا مختصر تعارف

## ملا مشر کہلانے کی وجہ:

بہت ہی کم لوگ ہوں گے کہ جن کو شہید ملا مشر کا اصل نام (عبد القیوم) معلوم ہوگا، چونکہ موصوف کو ہر کوئی ابتداءً جوانی سے شہادت تک اسی نام ”ملا مشر“ کے نام سے پہچانتے تھے، گویا یہی نام ان کا اصل نام تھا۔

ملا مشر صاحب طابعلمی کے زمانہ میں طلبہ کے مابین پہلوانی میں قوت و بہادری کے نام سے کافی شہرت کے حامل تھے، چنانچہ پہلوانی کے مقابلوں میں کبھی بھی انہیں کسی کے ہاتھوں شکست کا سامنا نہیں کرنا پڑا، اسی وجہ سے اپنے دوستوں کے یہاں ملا مشر کے نام سے شہرت پائی، بعد میں اسی افتخاری لقب نے اصل نام کی جگہ لے لی، اور یوں ”ملا مشر“ کے نام سے مشہور ہوئے۔

## روسی یلغار کے خلاف جہاد:

جب افغانستان میں کمیونسٹی نظام حکومت قائم تھا (جس کے کچھ عرصہ بعد سویت یونین کی قابض فوج نے حملہ کیا) تو اُس وقت ملا مشر بلوچستان کے علاقے پشین میں ایک دیہاتی مدرسے میں زیر تعلیم تھے، مگر روسی یلغار کے بعد انہوں نے اپنے دیگر بھائیوں کی طرح خود کو جہاد کے لیے وقف کیا۔

اسی زمانے میں افغانستان کے جنوب میں ایک مشہور جہادی جہہ زابل ولایت میں آمر موسیٰ کلیم کا جہادی جہہ تھا، جس میں بڑی تعداد علماء اور طلباء کی تھی، ملا مشر انہوں نے بھی سب سے پہلے جہادی کارروائیاں آمر موسیٰ کلیم کی سربراہی میں زابل ولایت میں سرانجام دیں۔

زابل ولایت میں کئی سال جہادی خدمت انجام دینے کے بعد ملا مشر انہوں صاحب کندہار ولایت تشریف لے گئے، اور وہاں مولوی عبدالستار صاحب اور حافظ عبدالکریم

صاحب کے جہادی جہہات میں کچھ مدت تک جہادی خدمت سرانجام دیتے رہے، اس کے بعد قومندان رازق کے حبسے میں جہادی خدمات شروع کیں۔ اس حبسے کے مراکز کندہار ولایت کی ولسوالی ارغسان کے چغنی پہاڑ میں تھے، ان کی زیادہ تر کارروائیاں کابل کندہار کے شارع عام، کندہار کی پنجوائی، ڈنڈ اور ٹڑی ولسوالیوں میں ہوتیں، اسی طرح مذکورہ جہہ کے گوریلہ گروپس کندہار شہر میں کارروائیاں کرتے۔

قومندان رازق کا جہہ اُن دنوں ایک مشہوری جہادی جہہ تھا، جس میں بڑی تعداد میں طالبان تھے، ملا مشر اخوند جیسے امارت اسلامی کے دیگر مشہور راہنما (جیسے: مرحوم ملا محمد ربانی صاحب، شہید ملا یار محمد صاحب، ملا محمد غوث صاحب، ملا محمد عیسیٰ صاحب اور ملا احمد اللہ صاحب) اسی جہہ میں جہادی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

کندہار ولایت کے لیے امارت اسلامی کے جہادی مسؤل ملا محمد عیسیٰ اخوند صاحب (جو روس کے خلاف جہاد کے وقت زابل اور کندہار کے دونوں جہہات میں ملا مشر اخوند صاحب کے ساتھ رہے ہیں) کہتے ہیں: شہید ملا مشر اخوند زابل اور کندہار کے دونوں جہہات میں متانت کے ساتھ اپنی جہادی سرگرمی سرانجام دیتے رہے، اور کچھ ہی عرصہ میں ایک منجھے، بہادر اور مخلص مجاہد کی صفت سے جانے پہچانے لگے۔

ملا مشر انہوں نے اپنی اسی قربانی اور عظیم جہادی استعداد کی بدولت اپنے ساتھیوں کے یہاں کافی اثر و رسوخ پیدا کیا، اور ایک جہادی مشر (رہبر) کی حیثیت سے شہرت پائی، باوجود اس کے کہ ان دنوں حبسے میں عمومی قومندان کوئی اور ہوتا مگر اکثر اوقات میدان جنگ میں قیادت ملا مشر صاحب کے پاس ہوتی۔

روس کے خلاف جہاد کے زمانے میں ملا مشر انہوں کئی بار سخت خطرات کا سامنا کرتے ہوئے زخمی ہوئے، ایک بار

کندہار کے ایئرپورٹ کے قریب خوشاب کے علاقے میں سویت یونین کے فوجوں کے خلاف آمنے سامنے کی لڑائی میں ان کا چہرہ شدید زخمی ہوا، جس میں اُن کا جہہ بھی ٹوٹ گیا۔

کیونزیم کے خلاف جہاد کے آخری سالوں میں ملا مشر اخند صاحب کندہار سے اپنی آبائی ولایت روزگان تشریف لے گئے، اور وہاں انہوں نے مجاہدین کے ایک گروپ کی سربراہی اپنے سر لے لی، اور اُس وقت تک جہاد کو جاری رکھا جب تک کمیونسٹ رژیم کا سقوط نہ ہوا اور مجاہدین فاتح نہ بنے۔

### امارت اسلامی کی صف میں خدمات:

جب کیونزیم کے خلاف جہاد فتح پر منبج ہوا تو ملا مشر اخند صاحب نے بھی بہت سے حقیقی مجاہدین کی طرح باہمی جنگ وجدال میں اسلحہ رکھ کر اپنے آبائی وطن روزگان کے علاقے گیزاب میں اپنی غربت والی زندگی بسر کرنا شروع کی، مگر جب انہوں نے دیکھا کہ کچھ بے احساس اسلحہ برداروں نے جہاد کے ارمانوں کے ساتھ کھیلواڑ شروع کر رکھا ہے، اور اقتدار کے حصول کے لیے خانہ جنگی شروع کر رکھی ہے، اور نتیجتاً افغان اسلامی سرزمین پر کسی کی نہ جان محفوظ ہے اور نہ مال، اس حالت نے شہید ملا مشر اخند کو دیگر حقیقی مجاہدین کی طرح اس سوچ پر مجبور کیا کہ اس جاری فساد اور ہرج و مرج کے سد باب کے لیے کوئی راہ نکالنا ضروری ہے۔

موصوف اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسی فکر میں تھے کہ کندہار میں ملا محمد عمر مجاہد کی سربراہی میں طالبان کی اسلامی تحریک شروع ہوئی، ملا مشر اخند اُن لوگوں میں سے تھے جو ابتدائی مراحل میں طالبان کی اسلامی تحریک میں شامل ہوئے اور کندہار سمیت افغانستان کے طول و عرض میں تحریک کے نفوذ کے لیے عظیم کردار ادا کیا۔

طالبان کی اسلامی تحریک کی تاسیس کے بعد جب ”لوی کندہار“ (کندہار، روزگان، ہلمند) کا خطہ طالبان کے ہاتھ آیا تو طالبان نے غزنی، کابل اور پکتیا کی جانب پیش قدمی شروع کی، چنانچہ یہی کاروان جو غزنی، وردگ، لوگر، پکتیا، پکتیکا، خوست حتیٰ کہ کابل کے دہلیز تک پہنچا ملا مشر اخند اس میں ایک سربراہ ساتھی کی حیثیت سے شریک رہے۔ ملا مشر اخند صاحب ”میدان شار“ میں طالبان کے دفاعی خط کا مسئول مقرر ہوئے، اور ساتھ میں دار الحکومت کابل میں حملوں کی مسئولیت بھی انہی کے ہاتھ میں تھی۔

ملا مشر اخند صاحب (جو امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کے قریبی اور اعتمادی ساتھی تھے، اور جہادی امور میں ان پر کافی بھروسہ کرتے تھے) بسا اوقات امیر المؤمنین کی جانب سے اُن علاقوں کی طرف بھیجے جاتے جہاں مجاہدین مشکلات کا سامنا کر رہے ہوتے۔

سال ۱۹۹۵ء کے ماہ اگست کے اواخر میں (جب تورن اسماعیل کی طرف سے ہلمند پر بڑا حملہ ہوا، اور مجاہدین سخت مشکلات میں پڑ گئے) ملا محمد عمر مجاہد نے ملا مشر اخند (جو اُس وقت میدان شار کے دفاعی خط کے مسئول تھے) کو کندہار بلا کر گرشک (ہلمند کی مشہور ولسوالی) کی طرف بھیجا۔

لارام اور بکوا کے جگڑوں میں ملا مشر اخند کے بشمول طالبان نے تورن اسماعیل کے اسلحہ برداروں اور احمد شاہ مسعود کی طرف سے مدد کے لیے آئے ہوئے لوگوں کو زبردست شکست دی، چنانچہ شکست خوردہ لوگوں کا تعاقب کرتے ہوئے طالبان نے فراہ اور ہرات ولایتوں کو بھی فتح کیا۔

ہرات کی فتح کے بعد ملا مشر اخند واپس کابل کے خطوط پر تشریف لے گئے، اور دار الحکومت کابل پر انہوں نے

## ملا مشر اخند کی شہادت:

طالبان نے ۱۳۷۴ھ میں دار الحکومت کابل کی فتح کے لیے بڑی کارروائی شروع کی، یہ کارروائی بیک وقت تین جانب (مغرب، جنوب اور جنوب مشرق کی طرف) سے شروع کی گئی۔ طالبان نے جنوب مشرق کی طرف سے کافی پیش قدمی کی، چنانچہ مجاہدین کی اسی استقامت کی بدولت چکڑی، بندغازی سمیت کئی علاقے فتح ہوئے، حتیٰ کہ مجاہدین کابل کے مشرق میں واقع ”پل چرنی“ جیل تک پہنچے، اسی لڑائی میں ملا مشر اخند بذاتِ خود جنگ کی صفِ اول میں موجود رہے، لیکن مجاہدین کی یہ کارروائی اُس وقت ناتمام ثابت ہوئی (اور فتح ہمرکاب نہ ہوئی) جب قلعہ فتح اللہ کے علاقے میں کارروائی کے عمومی قومندان ملا مشر اخند صاحب شہادت کے اعلیٰ مقام کو پا گئے۔

یعنی شاہدین کا کہنا ہے کہ کابل کے جنوب مشرقی علاقے ”قلعہ فتح اللہ“ میں دشمن کی بمباری میں بعض مجاہدین مکانات کے بلے تلے دب گئے، ملا مشر اخند صاحب (جو اس کارروائی میں عمومی کمانڈر تھے) دیگر مجاہدین کے ساتھ اس کوشش میں تھے کہ بلے تلے دبے مجاہدین کو نکالیں، مگر احمد شاہ مسعود کے طیاروں نے ایک بار پھر بمباری کی، جس میں ملا مشر اخند صاحب اپنے دیگر ساتھیوں سمیت شہید ہوئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً

ایک سخت جگڑے کے دوران میں نے ملا مشر اخند کی بہادری اور متانت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، بقول اُن کے: اُس وقت روسی فوج کے ساتھ سخت جنگ جاری تھی، گولیاں بارش کی طرح برس رہی تھیں، مگر ملا مشر صاحب وہ کیلے شخص تھے جو بلا خوف و خطر آگے بڑھ رہے تھے، اور روسی فوجیوں پر پے درپے حملے کر رہے تھے۔

ملا محمد عیسیٰ اخند کہتے ہیں: شروع میں مجاہدین پرانے اسلحوں کو جہاد میں استعمال کرتے تھے، مگر جب کندہار میں حبسے کو پہلی بار ایک کلاشنکوف ہاتھ آئی، تو حبسے کے سربراہ نے تمام مجاہدین کو چھوڑ کر اسے ملا مشر اخند کے حوالہ کیا، کیونکہ ان کا سب سے زیادہ اعتماد ملا مشر صاحب پر تھا، اس لیے انہی کو اس کا مستحق سمجھا۔

ملا محمد عیسیٰ اخند صاحب کہتے ہیں: ملا مشر اخند کی بہادری کا ایک اور واقعہ کندہار شہر میں ایک گوریلہ کارروائی کرتے ہوئے دیکھا گیا، ایک بار کندہار شہر شکارپور دروازے کے علاقے میں روسیوں کا ایک ٹینک سامنے آیا، چنانچہ ملا مشر صاحب نے اس پر براہِ راست حملہ کیا، روسی فوجی کو ہلاک کر کے اس کا روسی ساختہ اسلحہ بھی حاصل کیا اور ٹینک کو آگ بھی لگا دی۔

جس طرح روس کے خلاف جہاد کے دوران ملا مشر اخند کی بہادری، متانت اور بلند حوصلہ کا بار بار مشاہدہ ہوا اسی طرح طالبان کی اسلامی تحریک کے وقت بھی ملا مشر اخند اپنی بہادری، متانت اور بلند حوصلے کی وجہ سے جہادی صف میں سب سے سخت جگہ کی طرف آگے بڑھتے، جس کی وجہ سے وہ کئی بار زخمی ہوئے، اور بالآخر ایسے حال میں شہادت کا اعلیٰ مقام حاصل کیا جب وہ اپنے ساتھیوں کی خلاصی کے لیے مگن تھے۔

[کعب کو قتل کرنے کی تفصیل سیرت کی کتب  
میں بالتفصیل موجود ہے] -

### دوسری غداری:

یہود کی ساڑھے تین ہزار سالہ مختصر تاریخ  
انکی دائمی ذلت و مسکنت اور ابدی محکومیت و مغلوبیت کا راز

قسط (۰۶)

مفتی غفران صاحب

### یہود کے دوسرے قبیلہ بنو نضیر کی غداری اور جلاوطنی:

یہود مدینہ کا دوسرا قبیلہ بنی نضیر ہے۔ یہود کا یہ قبیلہ مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر آباد تھا۔ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ تشریف لائے، تو منجملہ اور یہود کے ان سے بھی معاہدہ صلح کا ہو گیا تھا جیسا کہ فتح الباری کے حوالہ سے اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

### بنو نضیر کی کچھ غداریاں:

#### پہلی غداری:

غزوہ احد کے بعد بنی نضیر کا ایک شخص کعب ابن اشرف چالیس یہودیوں کو لے کر [مکہ] پہنچا اور قریش سے ملا، فریقین نے باہم مل کر ایک معاہدہ کیا کہ سب (قریش اور بنی نضیر) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مخالفت پر متحد رہیں گے۔ ابو سفیان چالیس قریشیوں کو اور کعب بن اشرف چالیس یہودیوں کو لے کر کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور ایک معاہدہ کعبہ کے پردوں کے اندر آپس میں کر لیا۔ توثیق معاہدہ کے بعد جب کعب اپنے ساتھیوں کو لے کر مدینہ واپس آ گیا اور حضرت جبرئیل (علیہ السلام) نے فوراً رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس معاہدہ کی اطلاع دی اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کعب بن اشرف کو قتل کرنے کا حکم دے دیا اور حضرت محمد (رض) بن مسلمہ نے جا کر کعب کو قتل کر دیا۔

بنی نضیر نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ پیام بھیجا کہ (ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کلام سننا اور سمجھنا چاہتے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے تئیں ساتھیوں کے ساتھ اور ہم اپنے تئیں عالموں کے ساتھ نکل کر درمیانی مقام پر سب جمع ہو جائیں، اگر وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تصدیق کر دیں گے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لے آئیں گے تو ہم سب ایمان لے آئیں گے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دوسرے روز تئیں صحابہ کو ساتھ لے کر نکل کھڑے ہوئے۔ یہود نے دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے تئیں جانثاروں کے ہوتے ہوئے کامیاب نہیں ہو سکتے تو انہوں نے تین تین افراد کی پیش کش کی، چنانچہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تین صحابہ (رض) کے ساتھ برآمد ہوئے اور ادھر سے تین یہودی بھی آگئے جن کے پاس خنجر تھے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اچانک شہید کر دینے کا ارادہ تھا لیکن بنی نضیر کی ہی ایک عورت جس کا بھائی مسلمان ہو گیا تھا اور انصاری تھا اس نے بطور خیر خواہی اپنے بھائی کو بنی نضیر کے ارادہ کی اطلاع دے دی۔ اس کا بھائی فوراً دوڑا اور قبل اس کے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہودیوں تک پہنچتے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مخفی طور پر

اطلاع دے دی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فوراً مدینہ کی طرف لوٹ آئے۔

### تیسری غداری:

بنی نضیر نے ایک بدعہدی یہ کی تھی کہ بُرِ معونہ سے واپسی میں عمرو بن امیہ ضمری نے [غلطی سے] دو آدمیوں کو قتل کر دیا تھا (حسب معاہدہ) اداء دیت میں کچھ (مالی) مدد لینے کے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بنی نضیر کے پاس پہنچے تو یہودیوں نے بالائے قلعہ سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اوپر پتھر گرانے کا ارادہ کیا۔ اللہ نے آپ کو محفوظ رکھا اور اس کی اطلاع آپ کو دے دی، جب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ کو واپس آگئے تو کنانہ بن صوریہ نے یہودیوں کو انکے غدر۔۔۔۔ کے متعلق خبردار کرتے ہوئے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں تم یہاں سے کوچ کر رہے ہو 'تمہارے بچے ضائع ہو رہے ہیں' تم اپنے گھروں کو چھوڑ رہے ہو اور اپنے مالوں کو خیر باد کہہ رہے ہو۔ میرا کہا مانو ' دو باتوں [اسلام یا جلاوطنی] میں سے ایک کو اختیار کر لو ' کسی تیسری بات میں کوئی بھلائی نہیں ہے، مگر یہود نے ایک نہ مانی۔ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ میں تشریف لائے تو محمد بن مسلمہ کو حکم دیا کہ بنی نضیر کو یہ پیغام پہنچا دو کہ دس دن کے اندر تم لوگ میرے شہر سے نکل جاؤ۔ حسب الحکم محمد بن مسلمہ بنی نضیر کے پاس گئے اور انکے غداری سے انکو خبردار کر کے پیغام سنایا کہ اس کے بعد (یہاں) تم میں سے جو کوئی نظر نہ آئے ورنہ اس کی گردن مار دوں گا۔ یہ فرمان سننے کے بعد یہودی تیاری میں لگے اور سواریاں بھی (جنگل سے) منگوائیں۔

عبداللہ ابن ابی ابن سلول کی داد رسی کا پر فریب وعدہ:

یہ لوگ جلا وطن ہونے کی تیاری میں مشغول ہی تھے کہ عبداللہ ابن ابی کے دو قاصد سوید اور اعمش ان سے آکر

ملے اور کہا: عبداللہ بن ابی نے کہا ہے کہ تم لوگ اپنے گھر اور سامان چھوڑ کر ہرگز مدینہ سے نہ جانا بلکہ اپنے قلعوں میں رہنا 'میرے پاس میری قوم کے اور عرب کے دو ہزار آدمی ہیں۔ ہم سب (تمہاری حفاظت کے لیے) تمہارے قلعوں کے اندر آ جائیں گے اور اس سے پہلے کہ مسلمان تم تک پہنچیں۔ ہم سب تم سے پہلے مر جائیں گے اور بنی قریظہ بھی حاضر ہوں گے، بنی غطفان میں جو تمہارے حلیف ہیں وہ بھی تمہاری مدد کریں گے ' اس کے بعد ابن ابی نے کعب بن اسد قرظی کے پاس آدمی بھیجا اور اس سے درخواست کی مگر اس نے انکار کیا، پھر حسی بن اخطب قرظی کے پاس آدمی بھیجا اور امداد طلب کی۔ حسی نے شروع میں تو انکار کیا لیکن ابن ابی اس کے پاس پیام بھیجتا رہا 'آخر کار حسی بن اخطب کو ابن ابی کی بات سے کچھ امید ہو گئی تھی۔ حسی نے اپنے بھائی جدی بن اخطب کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں یہ کہنے کے لیے بھیجا کہ ہم اپنے گھر بار سے نہیں ہٹیں گے 'تم جو کرنے والے ہو کرو۔ حسی نے اپنے بھائی جدی کو ابن ابی کے پاس بھی اس بات کی اطلاع دینے کے لیے بھیج دیا کہ ہم نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (فسخ معاہدہ کی) خبر بھیج دی ہے ' اب تم نے بنی نضیر سے جو وعدہ کیا تھا اس کے موافق عمل کرو۔

### بنو نظیر چڑھائی اور انکی جلاوطنی:

غرض رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جب جدی کی زبانی حسی کا پیغام سنا تو اللہ اکبر کہا اور مسلمانوں نے بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ تکبیر کہی۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اب میں یہودیوں سے مقابلہ کروں گا،، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ندا کر دی تھی کہ بنی نضیر کی آبادیوں کی طرف مسلمان روانہ ہو جائیں، جدی بن اخطب جی کے پاس پہنچا 'حسی نے پوچھا: کیا خبر ہے؟ جدی نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عزم سے جی کو خبردار کیا، جدی

یہی مراد ہے آیت: **هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ**۔

یہودی کی ضد اور ہٹ دھرمی دیکھ کر دو یہودی حلقہ بگوش اسلام ہو گئے:

یامین بن عمیر اور ابو سعید بن رہب نے جب یہ کیفیت دیکھی تو ایک دوسرے سے کہا: خدا کی قسم! تم یقینی طور پر جانتے ہو کہ یہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔ پھر مسلمان ہونے میں تامل کیا ہے ہم مسلمان ہو جائیں۔ ہماری جانیں بھی محفوظ ہو جائیں گی اور مال بھی۔ یہ گفتگو کرنے کے بعد رات کو یہ دونوں نیچے اتر آئے اور مسلمان ہو گئے اور ان کا جان و مال محفوظ ہو گیا۔

**نصرت الہی کا عجیب نمونہ:**

**ما ظننتم ان يخرجوا و ظنوا انهم مانعتهم حصونهم من الله؛** اے مسلمانو! تمہارا تو یہ گمان بھی نہ تھا کہ بنی نضیر نکل جائیں گے کیونکہ ان کے پاس مضبوط طاقت تھی اور وہ محفوظ تھے اور ان کو اعتماد تھا کہ ان کے قلعے اللہ کے عذاب سے ان کی حفاظت کریں گے کیونکہ قلعے بہت مضبوط اور محفوظ تھے۔ **فَاتَهُمُ اللَّهُ:** یعنی اللہ کا حکم اور عذاب ان پر آگیا اور وہ جلا وطنی پر مجبور ہو گئے۔ **وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ:** یعنی اللہ نے ان کے دلوں میں [رعب] خوف اور یسیت بھر دیا۔

**يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ:** وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے برباد کرتے تھے۔ **فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ:** پس اے عقل و بصیرت والو! ان یہودیوں کے حال کو دیکھ کر عبرت حاصل کرو اور ان کی طرح کفر اور معصیت میں مبتلا نہ ہو: تاکہ جو مصیبت ان پر پڑی 'ویسی مصیبت تم پر نہ آجائے۔

(یہ تمام تفصیل تفسیر مظہری سے معمولی تغیر کیا تھا نقل کیا گیا ہے)

ابن ابی کے پاس پہنچا تو وہاں کوئی خبر ہی نہ تھی۔ غرض رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بنی نضیر کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور صحابہ نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو بنی نضیر قلعوں کی دیواروں پر چڑھ گئے اور وہاں سے پتھر اور تیر برسانے لگے۔ بنی قریظہ الگ رہے 'انہوں نے بنی نضیر کی مدد نہیں کی۔ محاصرہ کے دوران حسی ابن اخطب نے پیام بھیجا کہ جو کچھ آپ چاہتے ہیں 'ہم دینے کو تیار ہیں 'ہم آپ کی بستیوں سے نکل جائیں گے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میں آج اس کو منظور نہیں کرتا 'البتہ جتنا سامان 'زرہ اور اسلحہ کے علاوہ تم [تین گھرانے ایک] اونٹ پر لاد سکتے ہو 'لے جاؤ اور اپنے گھروں سے نکل جاؤ۔ سلام بن مستنم نے کہا: کم بخت اس بات کو قبول کر لے 'قبل اس کے کہ اس سے بھی بری بات تجھے قبول کرنی پڑے۔ حسی نے کہا: اس سے زیادہ بری بات اور کیا ہوگی؟ سلام نے کہا: بچے باندی غلام بنا لیے جائیں گے اور مال کے ساتھ جانیں بھی جائیں گی۔ اس سے تو آسان ہے کہ مال ہی چلا جائے۔ حسی نے ایک یا دو روز اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت عائشہ (رض) کی روایت میں پچیس روز تک محاصرہ رکھنے کا ذکر آیا ہے۔ دوران محاصرہ جو مکان یہودیوں کے متصل اور قریب تھا وہ خود ان کو ڈھا رہے تھے اور جو مکان مسلمانوں کے قریب تھے مسلمان ان کو گرا رہے تھے اور آگ لگا رہے تھے۔ آخر صلح ہو گئی 'یہودی نیچے اتر آئے اور اسلحہ کو چھوڑ کر باقی سامان اونٹوں پر لادنے لگے۔۔۔ بنی نضیر نے عورتوں اور بچوں کو اونٹوں پر سوار کیا اور جو سامان لاد سکتے تھے 'وہ لاد لیا 'یہاں تک کہ گھر کو ڈھا کر دروازوں کی چو کھٹیں بھی اکھاڑ لیں 'باقی مال و اسباب اور اسلحہ پر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قبضہ کر لیا۔ پچاس زرہیں 'پچاس خود اور ۳۴ تلواریں دستیاب ہوئیں۔ بنی نضیر اس طرح (خانہ بدوش ہو کر) مدینہ سے شام کی طرف یعنی اذرعات اور اریحا کو چلے گئے۔ صرف دو خاندان ایک آل حقیق اور دوسرا حسی بن اخطب کا قبیلہ (بجائے شام کے) خیبر کو چلے گئے 'ان میں کا ایک گروہ حیرہ کو چلا گیا



مئی

رواں سال 2024ء  
ماہ مئی میں تحریک طالبان پاکستان  
کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

۲۰۲۴/۵/۱

ولایت پشاور، پشاور سٹی کے علاقے فقیر آباد تھانے پر  
مجاہدین نے لیزر گن اور ہینڈ گرنیڈ سے حملہ کیا جس  
کے نتیجے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین سال ۲۰۲۴ء کے مئی  
کے مہینے میں کل ۹۸ حملے کیے، جس میں عسکری و  
خفیہ اداروں کے ۲۱۴ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

۲۰۲۴/۵/۱

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے بوٹان  
شریف میں فوجی پوسٹ بنانے والے اہلکاروں پر اسناپر  
حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۵/۱

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جرود کے علاقے تیراہ  
راجگال میں فوج نے مجاہدین پر گھات حملے کی ناکام

۲۰۲۴/۵/۱

ولایت جنوبی پنجاب، ضلع تحصیل ڈیرہ غازی خان کے  
علاقے تونسہ شریف کے جھنگی چیک پوسٹ پر تحریک  
طالبان پاکستان کے شیر صفت مجاہدین نے لیزر گن  
سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے تعارضی حملہ کیا  
جس کے نتیجے میں دس اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

کوشش کی، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے کئی اہلکاروں کو ہلاک و زخمی کیا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۴/۵/۱

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے بابری نارئی میں مجاہدین نے شریعت دشمن فوج پر گھات حملہ کیا جس کے نتیجے میں تین فوجی اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۵/۲

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں روڑی میں شریعت دشمن فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، جو مجاہدین کی بروقت کارروائی کی وجہ سے چھاپہ ناکام ہوا۔

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شیوہ کے علاقے ملکشی میں مجاہدین کے سامنے تین پولیس اہلکار سرنڈر ہوئے جن سے مجاہدین نے تین کلاشنکوف اور ایک موبائل فون حاصل کیا۔

جنگی جرائم کے تسلسل میں فوج نے اس چھاپے میں عوام کے دو گھروں کو بھی مسمار کیا۔

۲۰۲۴/۵/۲

۲۰۲۴/۵/۱

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کی تحصیل جنڈولہ کے علاقے پینگ میں مجاہدین نے ایف سی کانوائی پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں پانچ اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے۔

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کے علاقے زرمیلہ میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس کے نتیجے میں پانچ فوجی اہلکار ہلاک جبکہ تین زخمی ہوئے۔ فوج کی ایک گاڑی اور ایک کیمرا بھی تخریب کا نشانہ بنے۔

۲۰۲۴/۵/۲

۲۰۲۴/۵/۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے جھوری قلعے پر مجاہدین نے گرینڈ کوپ کے گولے داغے جس کے نتیجے میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروندہ وچ خوڑ میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۵/۲

۲۰۲۴/۵/۲

ولایت شمالی پنجاب، راولپنڈی شہر میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے بروقت جوابی کارروائی کرتے ہوئے ایک اہلکار کو ہلاک جبکہ تین کو زخمی کر دیا۔ اور چھاپے کو ناکام بناتے ہوئے اپنے محفوظ ٹھکانوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔

ولایت جنوبی پنجاب، لاہور میں تھانہ ٹبی کے قریب مجاہدین کی ٹارگٹڈ کارروائی میں پولیس اہلکار غلام رسول ہلاک ہو گیا۔

گھمسان کی جنگ میں ایک مجاہد ساتھی بھی شہید ہو گیا۔

۲۰۲۲/۵/۲

کے علاقے شیراونی میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے بروقت کاروائی کرتے ہوئے چھاپہ ناکام بنادیا۔ جھڑپ میں فوج کے جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۲/۵/۲

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک میں ملیزو تھانے پر مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کر کے ایک پولیس اہلکار کو ہلاک اور ایک سیکيورٹی کیمبرہ تباہ کر دیا۔

۲۰۲۲/۵/۲

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے منڈی کس میں آرمی پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس میں کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔ ایک کیمبرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۲/۵/۲

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے منڈی کس میں پوسٹ سے نکلنے والے اہلکاروں پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا جس میں ۴ اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۲/۵/۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل بویہ کے علاقے ہمزونی میں واقع فوجی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے تعارضی حملہ کیا، جس کے نتیجے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۲/۵/۵

ولایت مردان، ضلع مردان گھڑی کپورہ کے علاقے

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے بوٹان شریف میں فوجی پوسٹ بنانے والے اہلکاروں پر مجاہدین نے اسناپر سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۲/۵/۲

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے بوٹان شریف میں فوجی پوسٹ پر اسناپر کارروائی میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۲/۵/۳

ولایت کوئٹہ، پشین کے علاقے تراہ میں مجاہدین نے ایس ایچ او روزی خان کو ٹارگٹڈ حملے کا نشانہ بنایا جس سے وہ موقع پر ہلاک ہو گیا، جبکہ اس کا ایک محافظ شدید زخمی ہوا۔

۲۰۲۲/۵/۳

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے عزیز خیل میں فوج نے چھاپہ مارنے کی کوشش کی مجاہدین کو بروقت اطلاع ملنے پر فوج کو گھیرے میں لے لیا اور ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے دشمن پر تعارضی حملے کیے، میدان جنگ سے بھاگنے والے اہلکاروں پر مجاہدین نے گھات حملہ بھی کیا۔ جھڑپ میں فوج کے ۸ اہلکار ہلاک جبکہ ۶ زخمی ہوئے۔

۲۰۲۲/۵/۳

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوتی

طور و میرہ میں مجاہدین نے پولیو پر مامور پولیس اہلکار پر حملہ کیا جس سے وہ زخمی ہو گیا، مجاہدین نے اس کی بندوق حاصل کر لی اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۴/۵/۶

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل لکی مروت کے علاقے شیخ خلی میں شریعت دشمن فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، مجاہدین نے کئی اطراف سے فوج کو محاصرے میں لیا اور جنگ شروع ہو گئی۔ مجاہدین کی شدید مزاحمت کے باعث فوج کو جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔

۲۰۲۴/۵/۶

ولایت بنوں، ضلع لکی مروت کی تحصیل غزنی خیل میں پیرزو تھانے پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے تعارضی حملہ کیا جس کے نتیجے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۵/۰۷

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ناوگئی کے علاقے چمرکنڈ ناوہ پاس میں فوج نے مجاہدین پر حملہ کرنے کی کوشش کی، جوانی کارروائی کرتے ہوئے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک جبکہ متعدد کو زخمی کر دیا ہے اور خود بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۴/۵/۰۷

ولایت بنوں، ضلع بنوں کی تحصیل ڈومیل کے علاقے سپین تنگی میں فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسناپر سے حملہ کر کے ایک سکیورٹی کیمرے کو تخریب کا نشانہ بنادیا

۲۰۲۴/۵/۰۷

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل دوسلی کے علاقے ایبلنکائی میں مجاہدین نے فوجی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہونے کا امکان ہے۔

۲۰۲۴/۵/۰۷

ولایت بنوں، مذکورہ حملے کے بعد کانوائے کی مدد کیلئے آنے والی بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں پر پھر سے گھات لگا کر حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۵/۰۸

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شکتوتی کے علاقے شوہ میں نئی پوسٹ بنانے کیلئے آنے والی فوج پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۵/۰۸

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل واڑہ ماموند سر کی سر پوسٹ پر مجاہدین نے اسناپر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک اور ایک کو زخمی کر دیا۔

۲۰۲۴/۵/۰۹

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوتی کے علاقے لالی پنگہ میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسناپر حملہ کیا جس میں تقریباً پانچ فوجی اہلکار ہلاک ہو گئے۔

۲۰۲۴/۰۵/۰۹

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے علاقے عمر اڈہ میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے۔ حملے میں ایک سیکورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۰۵/۱۰

ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے شیخ بابا میں مجاہدین نے ایف سی پوسٹ پر انسائپر سے حملہ کر کے ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۴/۰۵/۱۰

ولایت بنوں، ضلع بنوں کی تحصیل جانی خیل میں مجاہدین نے والی نور فوجی پوسٹ پر انسائپر سے حملہ کر کے ایک سیکورٹی کیمرہ تباہ کر دیا۔

۲۰۲۴/۰۵/۱۱

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں مڈی میں فوج اور نام نہاد امن کمیٹی نے مجاہدین پر دو مختلف مقامات پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنادیا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ جھڑپ میں تین فوجی اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۰۵/۱۱

ولایت بنوں، ضلع لکی مروت کے علاقے شاہ حسن خیل میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھ فوجی اہلکاروں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔ دو مجاہد ساتھی بھی شہید ہوئے

۲۰۲۴/۰۵/۱۱

۲۰۲۴/۰۵/۱۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خدری میں مجاہدین نے فوج پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے

۲۰۲۴/۰۵/۱۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے جھوڑی میں فوجی قلعے پر مجاہدین نے جی لیل کے گولے داغے جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۰۵/۱۲

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل چارمنگ میں مجاہدین نے ایک فوجی پوسٹ پر لگے سیکورٹی کیمرے کو مار گرایا۔

۲۰۲۴/۰۵/۱۳

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل واڑہ ماموند میں ایک فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے انسائپر حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو زخمی کر دیا۔

۲۰۲۲/۰۵/۱۳

سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۲/۰۵/۱۴

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوئی ماموند کے علاقے ملنگی میں ایف سی پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۲/۰۵/۱۵

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل وانا کے علاقے کریکوٹ روڈ پر مجاہدین نے فائرنگ کر کے سی ٹی ڈی پولیس کے دو اہلکار شدید زخمی ہوئے۔

۲۰۲۲/۰۵/۱۵

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل واڑہ ماموند میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر لگے سیکیورٹی کیمرے کو مار گرایا۔

۲۰۲۲/۰۵/۱۵

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں بائی پاس روڈ پر مجاہدین نے فوج پر گھات لگا کر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع موصول ہوئی۔

۲۰۲۲/۰۵/۱۶

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے گاؤں حیدر میں شریعت دشمن فوج نے مجاہدین پر گھات حملہ کرنے کی ناکام کوشش کی، مجاہدین نے بروقت کاروائی کرتے ہوئے حملہ کیا جس کے نتیجے میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔ حملے میں دو گاڑیاں اور ایک ڈرون کیمرہ

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے کچھوری قلعے پر مجاہدین نے اسناپیر حملہ کر کے ایک عدد سیکیورٹی کیمرے کو مار گرایا۔

۲۰۲۲/۰۵/۱۴

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے روڑی میں چھاپہ مارنے کی نیت سے آنے والی فوج اور نام نہاد امن کمیٹی کے تین گاڑیوں کو مجاہدین نے گھیر لیا اور ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں تینوں گاڑیوں کو شدید نقصان پہنچا اور متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۲/۰۵/۱۴

ولایت کوہاٹ، تحصیل کرک کے گاؤں لتمر میں مجاہدین نے پولیس پوسٹ پر حملہ کیا، پولیس پوسٹ چھوڑ کر بھاگ نکلی، پوسٹ کو مجاہدین نے قبضے میں لیا اور سارا سامان حاصل کر کے بحفاظت نکل گئے۔

۲۰۲۲/۰۵/۱۴

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے شکتوتی میں مجاہدین نے اسناپیر سے حملہ کر کے ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ مار گرایا۔

۲۰۲۲/۰۵/۱۴

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل واڑہ ماموند کے علاقے ڈمہ ڈولہ میں ڈینگلی سر پوسٹ پر طالبان نے لیزر گن سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے اور ایک

بھی تخریب کا نشانہ بنیں۔

۲۰۲۴/۵/۱۸

۲۰۲۴/۵/۱۶

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکوتی میں واقع لائلہ سر ایف سی پوسٹ پر مجاہدین کے انسائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۵/۱۷

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں روڑی میں مجاہدین نے فوج پر تعارضی حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا، جبکہ دو عدد کیمرے بھی تخریب کا نشانہ بنے۔

۲۰۲۴/۵/۱۷

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل درازندہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کی طرف سے بنائی گئی نام نہاد امن کمیٹی کے سرکردہ نذیر افغان پر حملہ کیا جس میں نذیر افغان اور کمیٹی کے دیگر تین افراد شدید زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۵/۱۸

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے شاہ کس میں مجاہدین نے ایف سی پوسٹ پر انسائپر سے حملہ کر کے ایک ایف سی اہلکار کو زخمی کر دیا۔

۲۰۲۴/۵/۱۸

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک میں واقع نصر فوجی قلعے پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس کے نتیجے میں نو فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے ایک کیمبرہ بھی مار گرایا گیا۔ ایک مجاہد ساتھی بھی شہید ہوئے۔

ولایت ڈی آئی خان، ضلع تحصیل ٹانک میں چھاپے کی نیت سے آنے والی فوج پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں تین گاڑیوں کو نشانہ بنایا گیا، حملے میں پانچ اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہو گئے۔

۲۰۲۴/۵/۱۸

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں ہنی مون ہوٹل کے قریب مجاہدین نے فوجی گاڑی پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کی اطلاع موصول ہوئی، گاڑی بھی تخریب کا نشانہ بنی۔

۲۰۲۴/۵/۱۸

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے پتسی اڈہ میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر انسائپر سے حملہ کر کے ایک عدد سکیورٹی کیمرے کو مار گرایا۔

۲۰۲۴/۵/۱۸

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں روڑی میں فوجی کانوائے پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۵/۱۸

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے بڈھ میں پولیس کی تین گاڑیوں پر مشتمل گشتی پارٹی پر حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۵/۱۸

ولایت ژوب، ضلع ژوب کے علاقے سمبازہ اور منجاورے کے درمیان واقع روڈ پر مجاہدین نے فوجی اہلکاروں پر مائن بلاسٹ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۵/۱۹

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کی تحصیل جنڈولہ کے علاقے پیٹنگ میں واقع جانی خیل پولیس پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ایک عدد کیمبرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۵/۱۹

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان کے علاقے حوجل خیل میں طالبان نے اسناپر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔ ایک سیکورٹی کیمبرہ بھی مار گرایا گیا۔

۲۰۲۴/۵/۱۹

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک میں مجاہدین کی کارروائی میں سی ٹی ڈی اور پولیس کے دو اہلکاروں کو قتل کیا گیا۔ یاد رہے یہ دونوں پولیس اہلکار ایم آئی کیلئے ٹانک اور ڈیرہ اسماعیل خان میں جاسوسی کرتے تھے۔

۲۰۲۴/۵/۱۹

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ میں سرکئی منزکئی پوسٹ پر مجاہدین کے اسناپر حملے میں ایک اہلکار زخمی اور ایک کیمبرہ تباہ ہوا۔

۲۰۲۴/۵/۲۰

ولایت ژوب، ضلع ژوب کے علاقے سمبازہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر فوج نے گھات لگا کر حملہ کرنے کی کوشش کی، بروقت معلومات کی بنیاد پر مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے فوج کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا جس میں فوج کا میجر بابر خان نیازی ہلاک اور کرنل اور کپیٹن زخمی ہوئے۔ اس کارروائی میں فوج کے تقریباً تیس کے قریب دیگر اہلکار بھی ہلاک و زخمی ہوئے۔

گھمسان کی اس جنگ میں ہمارے پانچ مجاہدین بھی جام شہادت نوش کر گئے۔

۲۰۲۴/۵/۲۰

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک میں واقع تھانہ ملازئی پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کا امکان ہے۔

۲۰۲۴/۵/۲۰

ولایت پشاور، پشاور شہر میں تھانہ (DHA) پر طالبان نے تین ہینڈ گرینڈ پھینکے جس میں کئی اہلکار زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۵/۲۰

ولایت مردان، ضلع مردان میں مجاہدین نے پولیس اہلکار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور اس کا پستول ساتھ لے گئے۔

۲۰۲۲/۵/۲۰

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے ششی خیل میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر اسناپیر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۲/۵/۲۱

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جرود میں واقع ڈب ایف سی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ایف سی کے دو اہلکار ہلاک جبکہ دو شدید زخمی ہوئے۔

۲۰۲۲/۵/۲۱

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوہ کے علاقے تودہ چینہ میں فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسناپیر اور جی ایل کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۲/۵/۲۲

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں مڈی میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی ناکام کوشش کی، بروقت اطلاع ملنے پر مجاہدین نے فوج پر حملہ کیا، جھڑپ کے نتیجے میں تین اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۲/۵/۲۲

مجاہدین نے ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے رہائشی فوج کے جاسوس حیات خان ولد نور سیلا جان کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

۲۰۲۲/۵/۲۲

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوی کے علاقے تریخ تلالی لالی پنگے میں فوج نے مجاہدین پر ناکام چھاپہ مارا، لیکن کچھ ہاتھ نہیں لگا، واپسی پر مجاہدین نے ان پر حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۲/۵/۲۲

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، الحاج مارکیٹ میں واقع پولیس چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۲/۵/۲۳

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ناوگئی میں مجاہدین نے فوجی قافلے پر حملہ کیا جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۰۲۲/۵/۲۳

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے حیدر خیل میں مجاہدین نے فوج کیلئے جاسوسی کرنے والے سر فیاض ولد خانہ گل کو اسناپیر حملے کا نشانہ بنا کر قتل کر دیا۔

۲۰۲۲/۵/۲۳

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوئی ماموند میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ پوسٹ اور ڈرون کیمرہ بھی مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔

۲۰۲۴/۵/۲۳

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے کوہی چوک میں ایف سی پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کر کے ایک ایف سی اہلکار کو زخمی کر دیا۔

۲۰۲۴/۵/۲۷

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے ملک میلہ میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر حملہ کیا جس میں ایک کیمرا تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۵/۲۳

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ سرکئی منزکئی میں فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں ایک اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۵/۲۷

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ تیراہ میدان کے علاقے آدم خیل میں تحریک طالبان پاکستان اور لشکر اسلام کی مجاہدین نے ایف سی پوسٹ پر حملہ کیا کچھ طالبان نے ان کی مدد کیلئے آنے والی فوج پر گمین ماری جس میں ۵ اہلکار ہلاک اور ۶ زخمی ہوئے، گھمسان کی اس جنگ میں پانچ مجاہدین بھی شہید ہوئے

۲۰۲۴/۵/۲۳

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شیواہ کے علاقے ملکشی شیراکہ میں مجاہدین نے چھاپے کی نیت سے آئی فوج پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے سبب چھاپہ ناکام اور فوج کو جانی و مالی نقصان پہنچا۔

۲۰۲۴/۵/۲۷

ولایت ڈی آئی خان، تحصیل ٹانک میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، طالبان نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے گھمسان کی جنگ لڑی جس میں تقریباً تیس فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے جن کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے منتقل کیا گیا، لڑائی میں کمانڈر عباس بیٹھی سمیت پانچ مجاہدین ساتھی جوانمردی کے ساتھ لڑتے ہوئے شہادت کا جام نوش کر گئے جبکہ دو بے گناہ راہگیر بھی فوج کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

۲۰۲۴/۵/۲۴

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ سرکائی منزکائی میں فوجی پوسٹ پر حملے کے بعد پوسٹ سے فرار ہونے والے فوجیوں پر مجاہدین نے گمین ماری ہے جس میں چار فوجی اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۵/۲۸

ولایت ڈی آئی خان جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوتی کے علاقے شیراوانی میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں دو اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۵/۲۶

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوتی کے علاقے وچہ خوڑ ژور نگی میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۲/۵/۲۹

ولایت پشاور، تھانہ سربند کے حدود میں مجاہدین نے اسسٹنٹ سب انسپکٹر حاجی اکبر ولد علی اکبر کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

۲۰۲۲/۵/۲۹

ولایت ڈی آئی خان، تحصیل کلاچی کے گاؤں اٹل شریف میں فوج اور حکومتی لشکر نے مجاہدین پر چھاپہ مارا مجاہدین نے جوابی حملہ کر کے لشکر کے ایک اہلکار کو ہلاک کر دیا اور نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۲/۵/۲۹

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل زرمیلہ کے علاقے کوتی غبرگ میں طالبان نے چیک پوسٹ پر حملہ کر کے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۲/۵/۲۹

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جہرود کے علاقے لنڈیکو تل خیبر سلطان خیل مارکیٹ میں طالبان نے ٹی آئی اے (طالبان انٹیلی جنس ایجنسی) کی نشاندہی پر سی ٹی ڈی پولیس کیلئے جاسوسی کرنے والے نظیر اللہ ولد بجمحل کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

۲۰۲۲/۵/۳۰

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کی تحصیل گومل بازار میں مجاہدین نے ملک صلاح الدین عرف سلک کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا اطلاعات کے مطابق مذکورہ شخص چھاپوں میں فوج کی معاونت کرتا تھا۔

۲۰۲۲/۵/۳۰

ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی تحصیل حلیمزئی میں سپینہ غنڈئی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے پولیس چیک پوسٹ پر ہینڈ گرنیڈ پھینکا جس کے نتیجے میں نامدار ولد نصیب جان شدید زخمی ہوا۔

۲۰۲۲/۵/۳۰

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے عیدک میں مجاہدین نے فوجی گاڑی پر اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۲/۵/۳۰

ولایت ڈی آئی خان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل پروآ کے علاقے کھوئی بہارہ میں طالبان نے ڈرون کیمرہ مار گرایا۔

# 98 گل حملے

رواں سال (2024ء) ماہ مئی (شوال المکرم - ذوالقعدہ)



جانی نقصان

214

90 بلاکتیں

124 زخمی

گرفتاری: 1

دشمن سے حاصل شدہ سامان



05 فوجی گاڑیاں

03 ڈرون کیمرہ

تخریب

20 سیکیورٹی کیمرے

01 فوجی چیک پوسٹ

30 سنائپر/لیزر حملے

11 تعارض حملے

05 گرنیڈ/بم دھماکے

14 گھات حملے

07 ٹارگٹڈ حملے

11 جوابی حملے

18 گوریلا حملے

02 میزائل حملے

تاریخ مدتیہ



# ہمارے شہداء کا پیغام ہمارے قاتلوں کے نام

اثر خامہ ابو عمرو خراسانی

چھوڑ دے گا عزیمت کی اس راہ کو  
لوٹ جائے گا یا تھک کے رہ جائے گا  
چھوڑ کر کے شہیدوں کا نقش کہن  
الٹے پیروں پہ فوراً ہی پلٹ جائے گا  
مت سمجھنا کبھی یاد رکھنا سدا  
ہم جو مرجائیں گے تو ہمارے بعد  
ہم سفر وہ ہمارے وہ کچھ ہم جلیس  
ہاں وہ ابطال حق اور انصار دیں  
بے ریا، بے غرض، با وفا پر خلوص  
ہونے دیں گے نہ ویران مقتل کو وہ  
حق کی خاطر ٹائیں گے اپنے شباب  
مقتلوں کی طرف قتل گاہوں کو وہ  
دوش پر لے کہ خود اپنے سر جائیں گے  
مت سمجھنا کہ ہم لوگ ڈرجائیں گے  
یا بکھر جائیں گے  
یہ تو راہ ہے جس کی جانب سدا  
اہل دل اور اہل جگر جائیں گے

اے مرے قاتلو، بزدلو، کم دلو  
مت سمجھنا...!  
کہ ہم لوگ ڈرجائیں گے  
جیل سے یا تشدد سے تعذیب سے  
ہم بکھر جائیں گے  
ہم ابابیل ہیں  
ہاتھی والوں کو تاراج کر دیں گے ہم  
ہم قنادیل ہیں  
ظلمتوں کا فناء راج کر دیں گے ہم  
ہم تو منصور ہیں  
ابن حنبل ہیں ہم  
حق کی خاطر یہ دارورسن کچھ نہیں  
اور اس راہ میں ہم جو کام آگئے  
گولیوں سے لو کر کے چھلنی بدن  
لے کہ ہم ساتھ نیل مرام آگئے  
مت سمجھنا کہ یہ کاروان جنوں

# عشق کا وعدہ

اک اک ضرب پہ کفر نے پہروں زخم پہراپنے چاٹے تھے  
ہم نے شکوہ کفر کے جھوٹے لشکر کو تاراج کیا

عشق نبی کے جام لٹانا الفت کا انداز رہا  
برسر مقتل نذر تمنا دل کا سوز و ساز رہا  
شام و سحر اس سودائے جاں پر حق سے راز و نیاز رہا  
پھر مٹی میں رل جانا سب سے بڑا اعزاز رہا  
زندہ رہنے کی خواہش نے مرنے کا محتاج کیا

اس طوفان کی تہ میں ہم نے در سکینت پایا تھا  
جاں سے گزرے تھے جس دم ایمان کا مزاج آیا تھا  
کڑوی کسلی دھوپ سے آگے ٹھنڈا میٹھا سایہ تھا  
کیا پتلا نہیں رب نے جس دم جام طہور پلایا تھا  
کٹے سروں کو رب نے عطا پھر اک وقار کا تاج کیا  
ہم نے اس امت کے کل پر قرباں اپنا آج کیا

عشق کا وعدہ ہم نے پورا اے رب غفار کیا  
قرآن کو آنکھوں میں بسایا احمد کو سالار کیا  
پیش کیے ہر ایک نے دعوے ہم نے مگر کردار کیا  
تیرے وجہ کریم کی خاطر کفر پہ کاری وار کیا  
اک تھا خزینہ جاں سوا سکو تیری راہ میں باج کیا  
ہم نے اس امت کے کل پر قرباں اپنا آج کیا

ایمان کی تلواریں تھامیں تقویٰ کا سامان لیا  
ماؤں کی فریاد سنی اور فرض مقدم جان لیا  
امت کی بہنوں نے ہم کو ابن قاسم مان لیا  
ہر وہ دیس آزاد کرانا دیوانوں نے ٹھان لیا  
اک دن بھی جس دھرتی پر مسلم امت نے راج کیا

آگ کے صحراء سے ہم گزرے خوں کے سمندر پاٹے تھے  
ایک اس شام کی خاطر کتنے دن گن گن کر کاٹے تھے  
رب کی یاد سے دل تھے روشن ظاہر میں سناٹے تھے

# میں فلسطین ہوں

## احکم غازی پوری

ساحلِ موت پر مجھ کو لایا گیا  
پیرہن بے بسی کا پہنایا گیا  
آج میں نسلِ آدم کی توہین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں

پی کے رخصت ہوئے کچھ شہادت کا جام  
کتنے بکھرے ہوئے ہیں یہاں جسمِ خام  
کوئی آقا ہے، بندہ ہے، کوئی غلام  
آہ وزاری ہے لب پر یہاں صبح و شام  
حال پر اپنے فی الحال عمگین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں

پوچھ لو چاند سورج سے میرا بیاں  
صرف اللہ جانے ہے رازِ نہاں  
کیوں کروں رازِ دل اس جہاں سے بیاں  
معتبر ہے جہاں سے میرا آستان  
رحمتوں کا نشان حق کی تلقین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں

لاکھ احکم کے جھکودنیا بُرا  
مجھ کو قدرت نے بخشا ہے صبر و رضا  
سن ہی لیتا ہے معبود میری دعا  
بس بُرا مجھ کو کہتے ہیں اہلِ خطا  
نیک اطوار ہوں نیک آدین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں

آسماں نے نہ فریاد میری سُنی  
نغمہ درد سے ایک دو تین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں

میرے دامن میں ہے مسجدِ انبیا  
جس جگہ سے گئے عرش پر مصطفیٰ  
انبیا سے بنے جس جگہ مقتدہ  
اور امانت کیے جس کی شاہِ ہدیٰ  
میں وہ فرشِ زمیں پاک پروین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں

کافروں کا جہاں مجھ سے پیارا نہیں  
میں وہ دریا ہوں جس کا کنارہ نہیں  
صاحبِ عزم ہوں بے سہارا نہیں  
کوئی آنکھیں دکھائے گوارا نہیں  
رنگِ رحمت سے میں بھی تورنگین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں

خون میرا بہاتے ہیں اہلِ جفا  
قدر کرتے ہیں میری فقط باوفا  
پاک ہے میرے گلشن کی آب و ہوا  
کون ہے سرِ زمیں مجھ سے بڑھ کر سوا  
باغِ فردوس کا میں ہی شاہین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں

میرے سینے میں خنجر چُجھایا گیا  
خون کے اشک مجھ کو رلایا گیا

نقشِ فردوس ہوں نورِ یسین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں

مجھ کو کہتے ہیں سب انبیا کی زمیں  
ہیں سلیمیاں سے پُر کیف میرے مکین  
کس قدر خوبصورت ہے میری جبین  
میری صبحیں جواں، میری راتیں حسین  
منظرِ علم و فن مرکزِ دین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں

یہ یہود و نصاریٰ کا جوشِ جنوں  
جس نے ناحق کیا نیک لوگوں کا خون  
سارے عالم پہ چھایا ہے جس کا فسون  
جس نے برسوں سے لوٹا ہے میرا سگون  
اس لئے آج میں اتنا عمگین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں

بن کے غاصب سرِ عام بچا گیا  
میرے خون سے زمانے کو سینچا گیا  
دار پر بھی کبھی جھکوکھینچا گیا  
قید میں طوقِ پنا کے بھیجا گیا  
وہ سمجھتے ہیں میں کوئی مسکین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں

تیرگی ظلم کی روز بڑھتی گئی  
حریت کی مگر شمع جلتی رہی  
بے حسی امتِ مسلمہ کی سہی

## جہاد پاکستان کے حوالے سے ایک افغان شہری کو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقین و تحریض

افغانستان کے صوبہ میدان وردگ کے مرکزی شہر میدان شار سے ایک شخص نے خواب ارسال کیا ہے کہ انہیں خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور کہا کہ پاکستان کے جہاد کے لئے پاکستان جائیں، جب وہ پاکستان پہنچتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی وہاں موجود ہیں اور ساتھ تقریباً 150 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ہوتے ہیں جن میں حضرت خالد بن ولید رض وغیرہ بھی شامل ہیں۔

خواب دیکھنے والے نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر پہ محسودوں والی پکول نامی ٹوپی رکھی ہوئی ہے اور اس (خواب دیکھنے والے) کو ثقیل دیتے ہیں کہ اس کے ساتھ جہاد کرو یہ سارے صحابہ بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہیں اور فرماتے ہیں کہ تحریک طالبان پاکستان حق جماعت ہے اس کا بھرپور ساتھ دیں

اللہ اکبر کبیرا



<https://umnews.net>